قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی

وفا 1352 ھش ——— جولائی 1973ء

ایڈیٹر : عبدالباسط شاہد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اِسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں"
(الہام المسیح الموعودؑ)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"
(المصلح الموعودؓ)

ماہنامہ خالد ربوہ

جلد ۱۹	وفا ۱۳۵۲ھ	شمارہ ۹

جولائی ۱۹۷۳ء

ایڈیٹر
عبدالباسط شاہد

فہرست

پبلشر: محمد شفیق قیصر۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔
مقامِ اشاعت: دفتر ماہنامہ "خالد" دارالصدر جنوبی ربوہ۔

اداریہ
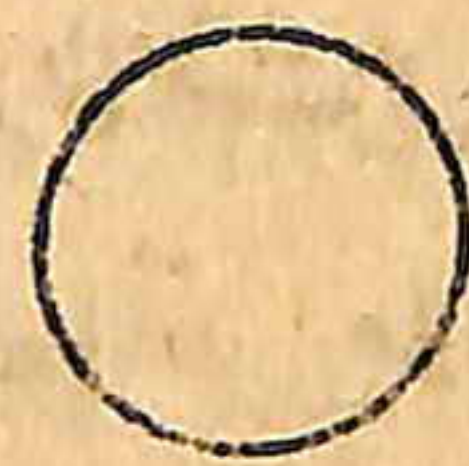
جب سونا آگ میں پڑتا ہے تو کندن بن کے نکلتا ہے

خدا تعالیٰ نے انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے جو انتظام فرمایا ہے وہ دو حصوں میں منقسم نظر آتا ہے۔ کچھ تو مثبت ذرائع ہیں جن میں بعثت انبیاء و مرسلین، کتب و شرائع اور وحی و الہام کا نزول، ملائکۃ اللہ کے ذریعہ نیک تحریکات و خیالات وغیرہ۔ اسکے ساتھ ساتھ بعض اور ذرائع بھی اختیار کئے گئے ہیں جنہیں منفی ذرائع کے نام سے یاد کیا جا سکتا ہے مثلاً شیطان و ابلیس کا وجود جو قلوب میں وساوس و بُرے خیالات پیدا کر کے انسان کے سامنے دنیوی لذات و خواہشات کو خوبصورت کر کے پیش کرتا اور اس طرح گناہ کے مواقع پیدا کرتا ہے۔

جہاں اول الذکر ذرائع ضروری اور ہدایت کا لازمی و لابدی ذریعہ ہیں وہاں دوسری قسم کے ذرائع کی اہمیت و ضرورت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ بُرے وساوس اور گناہ کے خیالات پر غلبہ پانے کی کامیاب کوشش ــــ "جہادِ اکبر" ــــ کر کے مومن ایمانی مدارج میں ترقی اور منازلِ سلوک طے کرتا ہے۔ گناہ انسان کی رُوحانی ترقی کے لئے بمنزلہ کھاد کے ہے۔ جس طرح کھاد بالعموم گندی اور قابلِ نفرت اشیاء سے تیار ہوتی ہے لیکن فصلوں کی پیدائش و نمو میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے اسی طرح گناہ بھی بطور کھاد کے استعمال ہو کر روحانی حالت کی بہتری و جلاء کا باعث بنتا ہے۔ گناہ کے احساس سے ندامت و پشیمانی کی جو کیفیت پیدا ہوتی ہے وہ عارف و متقی کے لئے بہت قیمتی سرمایہ اور مدارج کی ترقی کے لئے کارآمد سیڑھی ثابت ہوتی ہے۔ گناہ گار کو اسکے گناہ کا احساس نفسِ لوامہ کی کیفیت پیدا کرتا اور اگر فضلِ الٰہی شاملِ حال ہو تو نفسِ مطمئنہ کے حصول کا ذریعہ بن جاتا ہے۔ شیطانی وساوس ہی مخالفینِ حق کی مخالفت اور مخالفت میں حد سے بڑھ جانے کا ذریعہ بنتے ہیں اور جس طرح گناہ بطور کھاد کے کام آتا ہے اسی طرح مخالفین کے ہاتھوں جلائی جانے والی فتنہ و ابتلاء کی آگ بھی بردًا و سلامًا بن کر مومنوں کے ازدیادِ ایمان اور خدائی تائید و نصرت کے حصول کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ ظالم نہیں۔ جب کسی پر صدمہ سخت ہو اور وہ صبر کرے تو جتنا زیادہ صدمہ ہو اتنا ہی اس کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ رحیم غفور اور ستّار ہے وہ انسان کو اسلئے تکلیف نہیں پہنچاتا کہ تکلیف اٹھا کر دین سے الگ ہو جائے بلکہ تکالیف اِس واسطے آتی ہیں کہ انسان آگے قدم بڑھائے ۔۔۔۔" (ملفوظات جلد دہم ص۵)

مکرم جناب نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء

مقام خلافت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نظر میں!

(۴)

(سلسلہ کے لئے دیکھئے ماہنامہ "خالد" ماہ مئی ۱۹۷۳ء)

خلیفہ خدا بناتا ہے

چونکہ ایک رنگ میں یہ بات کہی جا چکی تھی کہ انجمن کے چودہ[14] ممبروں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو خلیفہ مان لیا اسلئے امکان تھا کہ کسی کو یہ غلطی لگے کہ انجمن خلیفہ مقرر کر سکتی ہے اسلئے اس لاہور والی تقریر میں حضور نے اس بات کی بھی وضاحت فرمادی اس سلسلہ میں فرمایا:۔

"اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو۔ پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا ہے اور نہ ہی میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔"

نیز:۔ "مرزا صاحب کی وفات کے بعد جو کچھ کیا خدا تعالیٰ نے کیا۔ میرے وہم و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی مگر خدا تعالیٰ کی مشیت نے چاہا اور اپنے مصالح سے چاہا۔ مجھے تمہارا امام و خلیفہ بنا دیا اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے اُن کو بھی میرے سامنے جھکا دیا اب تم اعتراض کرنے والے کون ہو۔ اگر اعتراض ہے تو جاؤ خدا پر اعتراض کرو مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے وبال سے بھی آگاہ رہو۔

جو نصیحت کرتا ہے وہ سن لے

اور خوب سُن لے اور جو نہیں
سُنتا اُس کو سُننے والے پہنچا دیں
کہ یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار
کو نہیں پہنچی رافضیوں کا عقیدہ
ہے اس سے توبہ کر لو۔ اللہ تعالیٰ
نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار
سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اسکی مخالفت
کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔
فرشتے بن کر اطاعت اور فرمانبرداری
کرو ابلیس نہ بنو۔ جیسا کہ ابھی
مَیں نے کہا یہ رفض کا شبہ ہے
جو خلافت کی بحث تم چھیڑتے ہو۔
یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہیئے کہ
بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہو گیا۔ کوئی
کہتا ہے خلیفہ کرتا ہی کیا ہے۔
لڑکوں کو پڑھاتا ہے۔ کوئی کہتا
ہے کہ کتابوں کا عشق ہے اسی
میں مبتلا رہتا ہے۔ ہزار نالائقیاں
مجھ پر تھوپو مجھ پر نہیں خدا پر
لگیں گی جس نے مجھے خلیفہ بنایا۔
یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسے رافضی
ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر
اعتراض کرتے ہیں"۔

بعض دوستوں نے کہا کہ لاہور کے لوگ خلافت
کے کام میں روک ڈال رہے ہیں۔ بات اپنی جگہ
درست تھی لیکن اس کا مطلب یہ نہ تھا کہ روک واقعی
پڑ سکتی ہے۔ خلافت کا کام تو خدا کا کام ہے اس
میں کون روک ڈال سکتا ہے۔ حضور نے اس کا
جواب اسی زاویے سے دیا کہ خدا کے کام میں فی الحقیقت
کوئی روک نہیں ڈال سکتا۔ حضورؓ نے فرمایا :-

"آدمؑ اور داؤدؑ کا خلیفہ ہونا
مَیں نے پہلے بیان کیا اور پھر اپنی
سرکار کے خلیفہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ
عنہما کا ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ جس
طرح ابوبکر اور عمر خلیفہ ہوئے رضی اللہ
عنہما اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے
مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ
بنایا۔ اب اور سنو۔
انا جعلنٰکم خلٰئف فی الارض
تم سب کو بھی زمین میں اللہ تعالیٰ
نے ہی خلیفہ کیا۔ یہ خلافت اور
رنگ کی ہے۔ پس جب خلیفہ بنانا
اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے تو کسی اور
کی کیا طاقت ہے کہ اس کے کام
میں روک ڈالے۔ مَیں باوجود
اس بیماری کے جو مجھے کھڑا ہونا
تکلیف دیتا ہے اس موقع کو
دیکھ کر سمجھاتا ہوں کہ خلافت کیسری
کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں۔ تم
اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں

اُٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہو گا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا ۔۔۔ تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں تم خلافت کا نام نہ لو۔ مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو کہ میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔ دیکھو میری دعائیں عرش میں بھی سنی جاتی ہیں۔ میرا مولا میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔ میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے۔ تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کر لو۔ تھوڑے دن صبر کرو پھر جو پیچھے آئے گا اللہ تعالیٰ جیسا چاہے گا وہ تم سے معاملہ کرے گا۔"

حضور رضی اللہ عنہ کی تقریروں کے ان اقتباسات سے جو باتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں وہ یہ ہیں کہ حضور نے اس خیال کی کہ انجمن کسی کو خلیفہ بنا سکتی ہے بڑے شد و مد سے تردید فرمائی اور حضور نے اس قدر غم و غصہ کا اظہار فرمایا کہ حضور کی طبیعت کو جاننے والے خوب سمجھ سکتے تھے کہ حضور نے انتہائی سخت الفاظ استعمال فرمائے اور ساتھ ہی پوری تحدی کے ساتھ فرمایا کہ اب اس خلافت کو حضور سے کوئی شخص چھین نہیں سکتا۔ گویا کہ عزلِ خلیفہ کے متعلق بھی حضور نے صاف صاف الفاظ میں فرما دیا کہ یہ ناممکنات میں سے ہے۔

حضور نے پھر اس بات کا اعادہ فرمایا کہ حضور کو اللہ تعالیٰ ہی نے خلیفہ بنایا تھا اور یہ بات بھی کھل کر سامنے آ گئی کہ بعض لوگ انتخابِ خلافت سے پہلے ہی بعض لوگوں کو اس عہدہ جلیلہ کے لئے اپنے ذہنوں میں نامزد کئے ہوئے تھے اور ان نامزدگیوں کا ادھر ادھر ذکر بھی کرتے رہتے تھے۔

جب یہ بات مان لی جائے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے تو اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی سمجھ میں آ جانی چاہیئے کہ خلیفہ پر اعتراض کرنا تو گویا خدا پر اعتراض کرنا ہے کہ کس قسم کے شخص کو خلیفہ بنا دیا۔ اور اگر کوئی شخص ہٹ دھرمی اور بے ادبی سے خلیفہ پر ہی اعتراض کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے اس بات کی سزا ضرور ملتی ہے۔ حضور نے اپنے بعد کی خلافت کا بھی ذکر فرمایا اور واضح طور پر بیان کیا کہ اُسے بھی خدا ہی خلیفہ بنائے گا۔

در اصل جو لوگ حضور کی خلافت پر اعتراض

کرتے تھے وہ دل سے یہ چاہتے تھے کہ اپنی من مانی
کر سکیں اور کسی کی اطاعت نہ کرنی پڑے۔ خلافتِ
ثانیہ میں غیر مبایعین نے اپنے پہلے ہی اجلاس میں
جو ریزولیوشن پاس کیا وہ اس کی واضح دلیل ہے۔
اس میں یہ بات قرار داد کے طور پر منظور ہوئی کہ:-

"صاحبزادہ (حضرت مرزا بشیر الدین
محمود احمد) صاحب کے انتخاب کو
اس حد تک ہم جائز سمجھتے ہیں کہ وہ
غیر احمدیوں سے احمدؐ کے نام پر بیعت
لیں یعنی اپنے سلسلہ احمدیہ میں ان کو
داخل کریں لیکن احمدیوں سے دوبارہ
بیعت لینے کی ہم ضرورت نہیں سمجھتے
اس حیثیت سے ہم انہیں امیر تسلیم
کرنے کو تیار ہیں لیکن اس کے لئے
بیعت کی ضرورت نہ ہو گی اور نہ
ہی امیر اس بات کا مجاز ہو گا کہ جو
حقوق و اختیارات صدر انجمن احمدیہ
کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے
دیئے ہیں اور اس کو اپنا جانشین
قرار دیا ہے اس میں کسی قسم کی دست
اندازی کرے۔"

(پیغام صلح ۲۴ر مارچ ۱۹۱۴ء)

یہ لوگ جانتے تھے کہ بیعت کرنے کے بعد وہ
من مانی نہ کر سکیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
بیعت کے متعلق فرما چکے تھے:-

"بیعت سے مراد وہ بیعت نہیں
جو صرف زبان سے ہوتی ہے اور
دل اس سے غافل بلکہ روگرداں ہے۔
بیعت کے معنے بیچ دینے کے ہیں
پس جو شخص درحقیقت اپنی جان اور
مال اور آبرو کو اس راہ میں بیچتا
نہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ
خدا کے نزدیک بیعت میں داخل
نہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۳۶)

نیز حضور نے فرمایا:-

"بیعت کا لفظ بیع سے مشتق ہے
اور بیع اُس باہمی رضامندی کے
معاملہ کو کہتے ہیں جس میں ایک چیز
دوسری چیز کے عوض میں دی جاتی
ہے۔ سو بیعت سے یہ غرض ہے
کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو
مع اس کے تمام لوازم کے ایک
رہبر کے ہاتھ میں اس غرض
سے بیچے کہ تا اس کے عوض میں وہ
معارفِ حقہ اور برکاتِ کاملہ حاصل
کرے جو موجب معرفت اور نجات
اور رضامندی باری تعالیٰ ہوں۔
اس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف
توبہ منظور نہیں کیونکہ ایسی توبہ تو
انسان بطور خود بھی کر سکتا ہے بلکہ

وہ معارف اور برکات اور نشان
مقصود ہیں جو حقیقی توبہ کی طرف
کھینچتے ہیں۔ بیعت سے اصل مدعا
یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر
کی غلامی میں دے کر وہ علم اور
معارف اور برکات اس کے عوض
میں لے جن سے ایمان قوی ہو اور
معرفت بڑھے اور خدا سے صاف
تعلق پیدا ہو۔"
(ضرورۃ الامام ص۲۷)

ایسی بیعت کرکے انسان پھر بھلا اپنی مرضی کو رہبر کی مرضی پر کس طرح فوقیت دے سکتا ہے؟

خلاصہ

مَیں نے اپنی اِس مختصر سی تقریر میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی مختلف تقاریر اور خطبات جمعہ کے جو اقتباسات پیش کئے ہیں ان سے میرے خیال میں خلافت کا جو مقام متعیّن ہوتا ہے اسے بدیں الفاظ پیش کیا جا سکتا ہے :-

۱۔ خلیفہ خدا بناتا ہے (اور حضور کو بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا تھا۔

۲۔ خلیفہ کے لئے پہلے سے کسی پیشگوئی کا ہونا ضروری نہیں۔

۳۔ خلیفہ کی مدد خدا خود کرتا ہے۔

۴۔ خلیفہ پر اعتراض گویا خدا پر اعتراض ہے کہ کیسا خلیفہ بنا دیا۔

۵۔ خلیفہ معزول نہیں ہو سکتا۔

۶۔ قومی وحدت از بس ضروری ہے اور قومی وحدت کا واحد ذریعہ خلیفہ ہی ہے۔

۷۔ تمام تر ترقیات خلیفہ سے وابستہ ہیں۔

۸۔ جماعت کے ہر فرد اور ہر ادارہ کا خلیفہ سے تعلق مریدانہ ہوتا ہے اسلئے اطاعت لازمی ہے۔

۹۔ خلیفہ کی اطاعت سے سرکشی کرنے والے منافق اور فاسق ہو جاتے ہیں۔

۱۰۔ خلیفہ رسول کا جانشین ہوتا ہے اور اُس کی اطاعت اُسی طرح کرنی چاہیئے جس طرح رسول کی۔

یہ ہے خلافت کا مقام جو حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی تحریروں اور تقریروں سے ثابت ہوتا ہے۔

آپ نے نہ صرف اِس مقام کو برقرار رکھنے کے لئے ہر سعی فرمائی بلکہ ہر لحظہ اور ہر آن جماعت کو اِس بات کے لئے تیار کیا کہ وہ اس مقام کو سمجھے اور اس کی قدر کرے۔ اپنے جانشین کے متعلق فرمایا:-

"میرا جانشین متقی ہو، ہر دلعزیز، عالم باعمل، حضرت صاحبؑ کے پُرانے اور نئے احباب سے سلوک، چشم پوشی درگزر کو کام میں لاوے۔ مَیں سب کا خیر خواہ تھا وہ بھی خیر خواہ رہے۔ قرآن وحدیث کا درس

جاری رہے "

حضور رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نہ صرف اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ حضور کا جانشین کیسا ہو بلکہ اس بات کی طرف بھی توجہ مبذول کراتا ہے کہ خلافت تسلسل کے ساتھ جاری رہے گی۔

اس خلافت کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔

۱۹۵۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جماعت سے ان الفاظ میں عہد لیا تھا:۔

"ہم نظام خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تاکہ قیامت تک خلافت احمدیہ محفوظ چلی جائے۔ اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔"

آئیے آج پھر ہم اس عہد کو دہرائیں اور یہ بھی عہد کریں کہ اس مبارک عہد کو انتہائی ذمہ داری کے ساتھ ہمیشہ دہراتے رہیں گے اور اس پر عمل پیرا ہو کر خلافت احمدیہ کی ہر ممکن طریق سے حفاظت کرتے رہیں گے اور ہماری سب سے بڑی خوشی اسی میں مضمر ہوگی کہ ہم اسلام کے جھنڈے کو دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہراتا دیکھیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ اے خدا تو ہمیں اور ہماری اولاد در اولاد کو اس بات کی توفیق دیجو، کہ تیری دی ہوئی توفیق کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں ہے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ؞

موت اسکی رہ میں گر تمہیں منظور ہی نہیں

کہدو کہ عشق کا ہمیں مقدور ہی نہیں

مومن تو جانتے ہی نہیں بزدلی ہے کیا

اس قوم میں فرار کا دستور ہی نہیں

ڈر کا ہو اثر ان پہ نہ لالچ کا ہو اثر

ہوش آئیں جن کو ایسے یہ مخمور ہی نہیں

(کلام محمود)

محترم شیخ عبدالقادر صاحب۔ لاہور　　(معرفت نبوت ماڈل ٹاؤن لاہور)

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم زندہ باد!

(۱)

ہمارا ایمان ہے کہ جو نبوت حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی وہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اب کوئی مستقل نبی نہیں آ سکتا۔ نہ آسمان سے نہ زمین سے۔ جس چیز کا آغاز ہے اُس کا انجام بھی ہے۔ نبوت کی جس نوع کا آغاز ہوا تھا وہ اختتام پذیر ہو گئی ہے۔

(۲)

ہمارا ایمان ہے کہ ہمارے آقا خاتم النبیین ہیں۔ سب نبیوں پر آپ نے مُہر کر دی۔ ان کی شرائع کو ختم کر دیا اور اپنی مُہرِ نبوت کے زندہ نقوش کو جاری و ساری کر دیا۔ سب نبوتیں ختم ہو گئیں صرف نبوتِ محمدیہ جاری ہے۔ یہ چشمۂ رواں قیامت تک جاری رہے گا۔

(۳)

ہم یقین رکھتے ہیں کہ نبوتِ محمدیہ اپنے افاضہ اور فیضان میں سب نبوتوں سے بڑھ کر ہے۔ بڑے سے بڑا کمال نبوتِ محمدیہ اور دینِ کامل کے فیض سے مل سکتا ہے۔ لیکن ایسا شخص مستقل نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ اسے ہم اُمتی نبی کہیں گے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہرِ کامل مقامِ نبوتِ محمدیہ کا وارث ہو گا۔ نبوت کی یہ نوع جسے عرش پر نبوتِ محمدیہ کا نام دیا گیا قیامت تک جاری ہے، اسے کوئی ختم نہیں کر سکتا۔

(۴)

ختمِ نبوت کے متعلق ہمارے عقیدہ کا اظہار بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی وصیت میں کیا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ سے قربِ وفات کی خبر پا کر آپ نے جماعت کو کی۔ یہ عقیدہ ایک طرف شرائطِ بیعت میں داخل ہے، دوسری طرف ہماری وصایا میں شامل ہے۔ شروع دن سے ہم اس عقیدہ پر قائم اور اسے دُہرا رہے ہیں۔ ختمِ نبوت کا عقیدہ ہمارے رگ و پے میں سرایت کر چکا ہے۔

۱۔ فی الجملہ جس نبوت کو عامۃ المسلمین ختم سمجھتے ہیں ہم بھی اسے ختم مانتے ہیں۔

۲۔ نبوتِ محمدیہ کو ساری اُمت جاری مانتی ہے۔ ہم بھی اس کے اجراء کے قائل ہیں۔

اختلاف تو صرف اس امر میں ہے کہ نبوتِ محمدیہ کے طفیل کوئی فانی فی اللہ اور فانی فی الرسول کے مرتبہ پر فائز شخص مقامِ نبوت پا سکتا ہے یا نہیں۔

علماء اس مشن کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لاتے ہیں کہ وہ باہر سے آکر اُمتی نبی بنیں گے۔ ہم اس شرف اور مرتبہ کا مستحق صرف اُمتِ محمدیہ کے کامل فرد کو سمجھتے ہیں۔

(۵)

ظاہر ہے کہ ہمارا اور عام مسلمانوں کا ختمِ نبوت کے بارہ میں زیادہ تر لفظی نزاع ہے:۔

۱۔ ختمِ نبوت پر اجماعِ اُمت ہے سب قائل ہیں کہ حضورؐ کے بعد کوئی مستقل نبی نہیں آسکتا۔

۲۔ نبوتِ محمدیہ کے کمال پر اجماع ہے۔ سبھی مانتے ہیں کہ قیامت تک اس کا دائرہ وسیع ہے۔

۳۔ اُمتی نبی کی ضرورت سے کوئی انکار نہیں کرتا (وہ واقعی اُمتی نبی ہو یا اسرائیلی نبی) بات تو صرف اتنی رہ گئی کہ غیر اُمتی اسرائیلی نبی نے آنا ہے یا نبوتِ محمدیہ کا کوئی مظہرِ کامل پیدا ہوگا۔

اس معمولی اختلاف کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا فی سبیل اللہ فساد پیدا کرنے کے مترادف ہے۔ اُمت کا اختلاف رحمت بھی بن سکتا ہے زحمت بھی۔ اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ فرمودہ رسول ہے۔ آیئے ہم اس اختلاف کو رحمۃ بنا دیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں کہ حقیقتِ حال دنیا پر منکشف ہو جائے۔

آخر میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی "وصیت" کے الفاظ پیش ہیں:۔

"اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو قرآن مجید نے کھولا ہے۔ اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوتِ محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اس کے اندر ہیں۔ نہ اسکے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اسلئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوتِ محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں۔ بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک

بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے
اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ
کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ
کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا
ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا
کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا
کیونکہ نبوتِ کاملہ تامہ محمدیہ کی اس
میں ہتک ہے۔ ہاں اُمتی اور
نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں
اس پر صادق آسکتے ہیں۔ کیونکہ
اس میں نبوتِ تامہ کاملہ محمدیہ کی
ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی
چمک اس فیضان سے زیادہ تر
ظاہر ہوتی ہے۔؎ اور جبکہ وہ مکالمہ
مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت
کی رُو سے کمال درجہ تک پہنچ
جائے اور اس میں کوئی کثافت
اور کمی باقی نہ ہو اور کھُلے طور پر
امورِ غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے
لفظوں میں نبوت کے نام سے
موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا
اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ
جس کے لئے فرمایا گیا کہ کُنْتُمْ خَیْرَ
اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ اور
جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی۔ کہ
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ
عَلَیْهِمْ ان کے تمام افراد اس
مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور
کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ
پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی
خرابی نہیں تھی کہ اُمتِ محمدیہ ناقص
اور ناتمام رہتی اور سب کے سب
اندھوں کی طرح رہتے۔ بلکہ یہ نقص
بھی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی قوتِ فیضان پر داغ لگتا تھا۔
اور آپؐ کی قوتِ قدسیہ ناقص ٹھہرتی
تھی اور ساتھ اس کے وہ دُعا جس
کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم
کیا گیا تھا اس کا سکھانا بھی عبث
ٹھہرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری
طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال
کسی فردِ اُمت کو براہِ راست
بغیر پیرویٔ نورِ نبوتِ محمدیہ کے

؎ باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ نبوتِ تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ

نہیں سکتا تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف بعض ایسے افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا۔ اور اُمتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کی محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہوگیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح اُن کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود اُمتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت، نبوتِ محمدیہ سے الگ نہیں۔ بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو کہ ایک پیرایۂ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔ یہی معنی اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نَبِیُّ اللّٰہِ وَ اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ یعنی وہ نبی بھی ہے اور اُمتی بھی ہے ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے"۔ (الوصیت)

ایڈیٹر کی ڈاک

مکرم افتخار احمد صاحب جوگزی کی مجلس کے ایک مخلص خادم ہیں لکھتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو ۱۹۶۸ء میں پرائمری اور ۱۹۷۲ء میں مڈل سٹینڈرڈ میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ خاکسار نے اس خدائی فضل کا شکر ادا کرنے کے لئے اپنے دوستوں کو ایک پارٹی میں مدعو کیا۔ تمام شرکاءِ دعوت کی خدمت میں خوبصورت پیکٹوں میں اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔ خاکسار نے پینتیس منٹ تک سلسلہ احمدیہ کی قابلِ رشک تنظیم اور اسلامی خدمات کا تذکرہ کیا۔ حاضرین میں سے بعض نوجوانوں نے اپنی دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس پروگرام کی افادیت کا اعتراف کیا اور بعض سوالات بھی پوچھے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔

جناب فیض چنگوی صاحب

بدل جاتے ہیں خود جو وہ بدل دیتے ہیں دنیا کو

محمدؐ مصطفےٰ کے جاں نثاروں سے مخاطب ہوں
مسیحائے زماں کے نور پاروں سے مخاطب ہوں

گھری خلقِ خدا بدیوں میں نفرت ہے کدورت ہے
جواں ہمت جوانوں کی زمانے کو ضرورت ہے

اُٹھو سازِ مسیحا کی نئی آواز کو لے کر
عرب کے جاں نثاروں کی نظر کے راز کو لے کر

صبا بن کر ہر اک وادی میں اٹھلاتے ہوئے جاؤ
عرب کے میکدے کا جام چھلکاتے ہوئے جاؤ

بدل ڈالو زمانے کو دعاؤں شب کی آہوں سے
اسیرانِ معاصی کو چھڑانا ہے گناہوں سے

صحابہؓ کی طرح پھیلو! جہاں سارے پہ چھا جاؤ
اُٹھو پھر خالد و سلماں کی تاریخوں کو دوہراؤ

ارادے نیک جب فکر و عمل کے ساتھ مل جائیں
تو مومن کی نظر سے سنگ و آہن بھی پگھل جائیں

چمن کا ہر شگوفہ، گُل کلی، نشو و نما پائیں
طیورانِ چمن مل کر، ترانے حمد کے گائیں

چمن کا رنگ دیتے ہیں بیابانوں کو صحرا کو
بدل جاتے ہیں خود جو وہ بدل دیتے ہیں دُنیا کو

سکوں ملتا ہے دُنیا میں فقط ایماں کی دولت سے
شعورِ زندگانی فیض ہے عرفاں کی برکت سے

مکرم عبدالرحمٰن صاحب شاکر۔ ربوہ

انگریزوں کے عطا کردہ خطابات

ہر مہذب گورنمنٹ اپنی وفادار رعایا مخلص کارکنان اور خدمت گزاروں کو ان کی خدمت اور جاں نثاری کا صلہ نقد انعام، جنس و املاک اور جاگیروں کی صورت میں یا خطاب دیکر کیا کرتی ہے اور یہ طریقے تقریباً تمام دنیا میں رائج رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے خطابات صحابۂ کبار کو عطا فرمائے مثلاً حضرت علیؓ کو اسد اللہ اور حضرت خالدؓ بن ولید کو سیف اللہ وغیرہ۔

ہندوستان میں مغل شہنشاہوں نے بھی خطابات منعم خان، خانِ خاناں، آصف جاہ، آسمان جاہ، افسر الملک، دبیر الدولہ، سالار جنگ وغیرہ دیئے۔

مگر انگریزوں نے ایک نئی ایجاد کی کہ حروفِ مقطعات کی طرح کے خطابات بڑی فراخدلی سے دیئے۔ انگریزی راج میں مسلمانوں کو خان صاحب، خان بہادر، نواب، سر، شمس العلماء، حاذق الملک وغیرہ دیئے جاتے۔ ہندوؤں کو رائے صاحب، رائے بہادر، راجہ، سر، مہا مو پادھیائے وغیرہ۔ سکھوں کو سردار صاحب، سردار بہادر، سر وغیرہ۔ پارسی فرقہ کے افراد کو مسلمانوں جیسے خطابات عطا ہوتے تھے۔

انگریزوں کے خطابات کے متعلق مشہور و معروف امریکن مؤرخ جان گنتھر نے اپنی کتاب "In-Side Africa" صفحہ ۲۲۹ پر لکھا ہے:۔

(ترجمہ) "گو انگریزی سلطنت کی وہ پہلی سی عظمت تو اب ماند پڑ چکی ہے تاہم وہ شاہی نظم و نسق کے معاملے میں اب بھی مہا استاد ہیں۔ اور ان کی تکنیک ایک وسیع اور الجھن دائرے کی صورت میں محیط ہے اس کی ادنی سی مثال ــــ مگر اس قدر ادنیٰ بھی نہیں ــــ خطابات کی فہرست ہی لے لیں۔ افریقہ بھر میں بے شمار افریقن، ہندوستانی اور عرب آپ کو ملیں گے جو اپنے ناموں کے آخر میں قیمتی خطابات مثلاً او۔بی۔ای یا اسی قسم کے اور نام چپکائے پھرتے ہیں۔ ایسے اعزاز بڑی قدر کی

نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں اور سوائے چلنے بھننے قومی کارکنوں کے سب ان کے حصول کے لئے کوشاں ہوتے ہیں۔ خدمات کا صلہ دینے کے لئے، تالیف قلوب کے لئے، بد دلی دور کرنے کے لئے اور اعلیٰ ترین خوشامد کا اس سے بہتر طریقہ کبھی ایجاد نہ ہوا تھا۔"

یہ خطابات ہندوستان میں وسیع پیمانے پر دیئے جاتے تھے۔ ہر سال یکم جنوری کو اور بادشاہ کے یوم پیدائش پر "آنرز لسٹ" اخبارات میں شائع ہوتی تھی تو اخبارات کی اشاعت بہت بڑھ جاتی تھی۔ لوگ بڑی بڑی کوششیں اور خوشامدیں کر کے یہ خطابات حاصل کرتے تھے اور جب کسی کو خطاب ملتا تو اُسے اپنے احباب کو پارٹی دینی پڑتی تھی۔

مشہور ہے کہ ایک صاحب ثروت خاندان میں بہت سارے خطابی خان بہادر جمع ہو گئے۔ اسی خاندان کی دوسری شاخ میں جو مالی لحاظ سے بہت کمزور تھی ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام انہوں نے خان بہادر رکھ دیا تاکہ کچھ تو برابری ہو سکے۔

حسن رہتاسی مرحوم کہتے ہیں ؎

نظر آتے ہیں کچھ پھرتے ہوئے حکام کے در پر
جو اپنی بہتری پاتے ہیں سرکاری خطابوں میں!

میرے دیکھنے کی بات ہے کہ ۱۹۲۱ء میں لائل پور میں ایک ضلعدار نہر سردار امیر سنگھ تھے، ان کو حسن خدمت کے صلہ میں ڈپٹی کمشنر نے سردار بہادر کا خطاب دلایا۔ اُن کے ایک عقیدت مند نے قصیدہ مدحیہ لکھا جس میں یہ شعر بھی تھا جو تلمیح کی اچھی صورت ہے ؎

"سردار" اور "امیر" تو پہلے ہی آپ تھے
امسال بن گئے ہیں "بہادر" امیر سنگھ

۱۹۲۱ء میں جب گاندھی جی نے عدم تعاون کی تحریک جاری کی تو بڑے بڑے معزز ہندوستانیوں نے انگریزی خطاب ترک کر دیئے۔ اس معاملہ میں پہل ڈاکٹر رابندر ناتھ ٹیگور نے کی اور وائسرائے کو حسب ذیل خط لکھا۔

"مجھے پنجاب کے واقعات سے (واقعہ جلیانوالہ باغ امرتسر) سخت دُکھ ہوا ہے۔ شاید گورنمنٹ اپنے آپکو اس پر مبارکباد دے کہ اس نے عوام کو آئندہ کے لئے سبق سکھا دیا ہے مگر افسوس کہ شریف ہندوستانیوں کی اپیل کو گورنمنٹ نے ٹھکرا دیا ہے اور اس کا جذبہ انتقام زوروں پر ہے۔ لہٰذا اس بے عزتی پر جو ہمارے بھائی بندوں کی کی گئی ہے میں اس عزت کے نشان کے بغیر ہی رہنا چاہتا ہوں" اور انہوں نے سَر

کا خطاب واپس کر دیا۔)

اسی طرح خاندان شریفی کے مایۂ نازدودمان حکیم اجمل خان صاحب نے بھی خطاب "حاذق الملک" واپس کر دیا۔ حالانکہ یہ خطاب اُن کو لارڈ ہارڈنگ کی سفارش پر ملا تھا جو خود حکیم صاحب کے گھر جا کر اُن کا مطب دیکھ آئے تھے کہ وہ کس طرح بغیر کسی طمع کے انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔ بے شمار اَور ہندوستانیوں نے اپنے خطابات اور تمغے واپس کئے۔ خود گاندھی جی نے تمغہ "قیصر ہند" واپس کیا۔

ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کو جب گورنر سر ایڈورڈ میکلیگن کی سفارش پر خطاب دینے کی تجویز ہوئی تو انہوں نے اس شرط پر قبول کیا کہ اُن کے استاد علامہ میر حسن سیالکوٹی کو بھی خطاب ملے۔ چنانچہ اُن کو شمس العلماء کا خطاب ملا تھا۔ یہ خطابات یکم جنوری ۱۹۲۳ء کو ملے تھے۔

ڈاکٹر اقبال کے خطاب ملنے پر کسی نے ہندو اور مسلم لیڈروں کے خطاب کے متعلق رویّہ پر حسب ذیل اشعار لکھے تھے ؎

گوکھلے[1] سے جب یہ پوچھا لوگے سر؟
دائیں بائیں ان کا سر ہلنے لگا
اور جب اقبال سے پوچھا یہی
زیر و بالا ان کا سر ہلنے لگا
ماجرا جب یہ سنایا قوم کو
محورِ گردن پہ سر ہلنے لگا

کل ٹھنڈی سڑک پہ کوئی کہتا تھا یہ گستاخ
سرکار کی دہلیز کے سر ہو گئے اقبال

بعض ستم ظریفوں نے انگریزی مقطعات کے نہایت مضحکہ خیز معنی پیدا کر کے ہنسی کے مواقع پیدا کئے۔ مثلاً موجودہ شہر سرگودھا جہاں آباد ہے ۱۹۰۰ء سے پہلے یہاں پر جنگل ویرانہ تھا اور ایک شخص گودھا نامی بھینسیں چرایا کرتا تھا اور ہندی میں سر بمعنی تالاب استعمال ہوتا ہے۔ اب ملاحظہ فرمائیں کہ حسن رہتاسی نے کس خوبصورتی سے "سر" کا استعمال دکھا کر اپنی قادر الکلامی کا سکہ جمایا ہے ؎

تیری اس نکتہ نوازی پہ حسن حیران ہے
دیدیا گودھے کو پس از مرگ بھی "سر" کا خطاب

یا O.B.E. کو OWl of The British Empire اور K.C.M.G. کو Kindly Call Me God کہا کرتے تھے وغیرہ۔ مگر سال ۱۹۴۷ء (جو انگریزوں کا ہندوستان میں آخری سال تھا) کی آنرز لسٹ پر جو ظریفانہ چوٹ احمق پھپھوندوی نے کی اس کی مثال نہیں ہے ؎

جاتے جاتے بھی دے رہے ہیں خطاب
گو کہ فہرست اب کے چھوٹی ہے
سمجھیں اس کو غنیمت اہل وفا
بھاگتے چور کی لنگوٹی ہے

لارڈ مونٹ بیٹن نے ۲۰۰ برس کی تجارت، محنت اور جنگ سے حاصل کردہ عظیم سلطنت اپنے عہدِ حکومت (۱۴۵ دن) میں ختم کر دی۔ انگریزوں کے ساتھ انکے خطابات بھی ختم ہو گئے۔ سچ ہے ۔ جدھر گیا بنیا اُدھر

[1] مشہور مرہٹہ لیڈر گوپال کرشن گوکھلے جس نے سر کے خطاب کی پیشکش کو حقارت سے ٹھکرا دیا تھا۔

از ملک خلیل احمد صاحب ناصر کراچی

انسانی صحت میں حیاتین (Vitamins) کا کردار

موجودہ دور سائنسی ترقی کے عروج کا دور کہلاتا ہے۔ انسان جہاں چاند پر پہنچا وہاں اس نے سمندروں کو بھی کھنگالا اور دھرتی کے پاتال تک اپنی تحقیقات کا دائرہ وسیع کر دیا۔ یہیں پر بس نہیں بلکہ فنی اور تکنیکی ترقیات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ علم کی کوئی ایسی شاخ نہیں جس پر سائنسدانوں نے تحقیقات کے دروازے نہ کھولے ہوں۔ علم فلکیات (Astronomy) سے لیکر علم حیاتیات (Biology) تک اور علم ریاضی کے دقیق مسائل سے لیکر علم کیمیا اور طبیعات (Chemistry and Physics) سے کائنات کے مطالعہ اور اس میں ہونے والی گوناگوں تبدیلیوں پر مشاہدات اور تجربات اور بنی نوع انسان کی بھلائی کی خاطر مختلف صنعتوں کے قیام تک ہزاروں تحقیقاتی مراحل ہیں جن کا تفصیل سے ذکر بذاتِ خود ایک لمبا مضمون ہے۔

موجودہ غذائی تحقیقات کے مطابق ہماری خوراک ان چھ اجزاء سے تشکیل پاتی ہے یا یوں کہیئے کہ ہماری صحت اور نشوونما کے لئے ان چھ اجزاء سے خوراک کا ہونا نہایت ضروری ہے:-

(۱) نشاستہ (Carbohydrates)

(۲) لحمیات (Proteins)

(۳) چربی یا چکنائی (Fats)

(۴) نمکیات (Mineral Salts)

(۵) حیاتین (Vitamins)

اور (۶) پانی (Water)

ان سب کی ضرورت اور کام کے متعلق بیان کرنا تو ممکن نہیں اور نہ ہی اس وقت ہمارا زیرِ بحث موضوع ہے بلکہ ہمارا تعلق صرف حیاتین (VITAMINS) سے ہے۔

واضح ہو کہ حیاتین وہ نامیاتی مادے ہیں، جن کی قلیل مقدار انسانی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہے اور جن کو خود جسم تیار نہیں کر سکتا۔ یا یوں کہیئے کہ انسانی جسم میں چلنے والے مختلف نظام مثلاً اعصابی نظام، انہضام کا نظام، دورانِ خون کا نظام، پھر گردوں اور جگر کا کام اور سانس کا نظام، ان سب کو صحیح طور پر چلانا اور کام کرنے میں مدد دینا ان حیاتین کا کام ہے۔ الغرض ان حیاتین کا انسانی صحت پر حیرت انگیز اثر ہوتا ہے۔ حیاتین کی حدبندی دو طرح سے کی جا سکتی ہے:-

(۱) پانی میں حل ہونے والے حیاتین (Water Soluble Vitamins) جیسے حیاتین ب گروپ (Vitamin B Complex) اور حیاتین ج (Vitamin C)

(۲) پانی میں حل نہ ہونے والے حیاتین (Fat Soluble Vitamins) جیسے حیاتین الف اور د۔

اب میں ہر ایک کو تفصیل سے بیان کروں گا۔

(۱) حیاتین الف

حیاتین الف کی ضرورت انسانی صحت کے لئے بہت ناگزیر ہے۔ حیاتین الف کا کام بہت اہم ہے۔ جسم کی توانائی اور طاقت کو قائم رکھتا ہے۔ مجموعی خوبصورتی برقرار رکھتا ہے اور جلد، بالوں اور ناخنوں کی صحت کے لئے لازمی ہے۔ اسی طرح حیاتین الف سے آنکھوں کی روشنی اور خوبصورتی پر بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔ سانس اور خوراک کی اندرونی نالیوں کے فعل پر بھی اس کا کافی اثر پڑتا ہے۔ اور یہ اعضاء اپنا کام بخوبی سرانجام دے سکتے ہیں۔ بیماریوں کے خلاف (خصوصاً گلے اور سانس سے متعلق) قوت مدافعت بڑھ جاتی ہے۔ کم روشنی میں دیکھنے کی قوت بھی بڑھ جاتی ہے۔

کمی۔ (Deficiency)

اس حیاتین کی کمی سے قوت مدافعت بہت بہت کم ہو جاتی ہے اور رات کو بھی کم دکھائی دینے لگتا ہے اور زیادہ کمی سے رات کو بالکل دکھائی نہیں دیتا۔ اسے Nyctalopia کہتے ہیں۔ اسی طرح موتیا وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے جس سے جھلی چڑھ جاتی ہے۔ جلد کھردری اور پھٹنے لگتی ہے۔ اندرونی نالیوں کی نرم اور ملائم جلد کی حفاظت اور بناوٹ میں اس حیاتین کا بہت اہم حصہ ہے۔ پھر ہڈیوں اور دانتوں کی مناسب اور متوازن نشوونما کے لئے حیاتین د (Vitamin D) کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ نشوونما میں کمی اور عمل پیدائش میں عدم توازن بھی اسی کی کمی کا نتیجہ ہے۔

خوراک۔ امریکی قومی تحقیقاتی کونسل برائے غذائیات نے عام آدمی کے لئے روزانہ ۵۰۰۰ بین الاقوامی یونٹ تجویز کئے ہیں۔ بچوں کے لئے ۲۵۰۰ سے ۵۰۰۰ یونٹ روزانہ تک۔ لیکن دوران حمل (دوسرے نصف عرصہ میں) اس وٹامن اے کی مقدار روزانہ ۶۰۰۰ یونٹ اور دودھ پلانے والی عورتوں کے لئے ۸۰۰۰ یونٹ روزانہ چاہئیں۔ نوعمر لڑکوں کے لئے بھی اس کی مقدار ۵۰۰۰ سے ۸۰۰۰ یونٹ روزانہ تک ہے۔

ذرائع۔ حیاتین الف (Vitamin A) جانوروں اور پودوں دونوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی اشیاء (مکھن۔ ملائی۔ پنیر وغیرہ) کلیجی۔ گردے۔ انڈے

کی زردی۔ مچھلی کا تیل (Cod Liver oil) وغیرہ۔ سبزیوں میں یہ وٹامن کیروٹین (Carotene) کی شکل میں پایا جاتا ہے۔ ہلکی پیلی یا گہرے سبز رنگ کی سبزیوں میں بکثرت ہوتا ہے۔ مثلاً گاجر، بند گوبھی، شکر قند، پالک، چقندر، ٹماٹر وغیرہ۔ اگر ام حیاتین الف میں ۰۰۰،۷۵ یونٹ ہوتے ہیں۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ۵۰۰۰ یونٹ کتنی قلیل مقدار ہے جو روزانہ ہمیں چاہیئے لیکن صحت پر اس کا اثر حیرت انگیز ہے۔ اب مختلف اشیاء کی قیمتیں بلحاظ یونٹ (International Units ۱۰۴۰) درج کی جاتی ہیں:-

نام اشیاء	وزن (اونس)	یونٹ
گاجر	۳½ "	۱۲،۰۰۰
چقندر	"	۱۰،۰۰۰
شکر قند	۴ "	۶،۰۰۰
ٹماٹر	"	۱،۴۰۰
کلیجی	۴½ "	۷،۰۰۰
مچھلی کا تیل	۲ چمچ	۳،۴۰۰
دودھ		۶۵۰
انڈہ	¾ اونس	۵۰۰

زیادہ کمی کو فوراً دور کرنے کے لیے Seven Seas Cod Liver oil گولیوں (۵۰) اور تیل کی شکل میں بازار میں دستیاب ہے۔ روزانہ دو چمچ۔

(۲) حیاتین ب گروپ

حیاتین ب مرکبات کی شکل میں پایا جاتا ہے جن کی اہمیت آجکل اعصابی اور نفسیاتی جنگ میں بہت بڑھ چکی ہے اور لوگوں کی اکثریت دواؤں کی صورت میں اس حیاتین کو استعمال کرتی ہے۔ ویسے تو اس کے بہت سے اجزاء ہیں جیسے حیاتین ب ۱ و ب ۲۔ ب ۴۔ ب ۶ وغیرہ لیکن زیادہ تر ب ۱ اور ب ۲ مشہور ہیں۔ حیاتین ب ۱ ایک بیماری Beri-beri کو روکنے کے کام آتا ہے۔ اس کی وجہ سے صحیح نشوونما اور مناسب وزن برقرار رہتا ہے۔ اس کا سب سے بڑا کام نشاستہ کے ہضم ہونے میں مدد دینا ہے۔ اعصابی نظام اور آنتوں کے فعل خصوصاً چھوٹی آنت کے فعل میں مدد دیتا ہے۔

حیاتین ب ۲ دماغی اور اعصابی گھٹن دور کرتا ہے۔ پروٹین کے بعض حصوں کے انجذاب میں مدد دیتا ہے۔ پھر جسم کے مختلف غدود کی رطوبتوں کی افزائش میں بھی معاون ہے۔

کمی۔ (Deficiency)

حیاتین ب ۱ کی کمی سے عام تھکاوٹ، وزن میں کمی اور بے دلی پیدا ہو جاتی ہے۔ معدے، آنتوں اور خون کی نالیوں پر اس کا اثر سب سے زیادہ پڑتا ہے۔ بچوں کا بغیر آواز کے رونا اور کبھی کبھی بے ہوشی یہ سب اس کی کمی کی علامات ہیں۔

بھوک کی کمی، سر درد اور دل کی دھڑکن سُست پڑ جانا بھی اسی کی کمی کا نتیجہ ہیں۔ دل پر اس کی کمی کا خاطر خواہ اثر پڑتا ہے جس سے حجم بڑھ جاتا ہے عضلات بھی پھول جاتے ہیں۔ الغرض عام جسمانی کمزوری، اعصابی اور انہضامی بدانتظامی کو دور کرنے میں یہ گروپ مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔ جزائر فلپائن میں ۱۹۵۰ء میں اس کی کمی سے ۷۵ فیصد ایک سال سے کم عمر کے بچے مر گئے تھے۔ اسی طرح ۱۸۸۰ء میں جاپان میں اروٹا کے مقام پہ یہ بیماری پھیلی تھی۔

حیاتین ب ۱ کو Anti beri-beri اور ب ۲ کو Anti Pallagra حیاتین بھی کہتے ہیں۔

حیاتین ب ۱۔ اور ب ۲ کے علاوہ دوسرے اجزاء بھی ہیں لیکن زیادہ مفید ب ۶ اور ب ۱۲ ہیں۔ ب ۶ کا کام چکنائی کو ہضم کرنے میں مدد دینا اور پروٹین کو جزوِ بدن بنانے میں کام آنا ہے۔ اور ب ۱۲ خون کے سُرخ ذرات کی بناوٹ میں اہم حصہ لیتا ہے۔

خوراک۔ ایک عام آدمی کی روزانہ کی خوراک ب ۱ ۱۰۲ ملی گرام اور ب ۲ ۱۰۷ ملی گرام ہونا چاہیئے۔

ذرائع۔ جانوروں اور پودوں دونوں میں یہ حیاتین کا گروپ تھوڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔

حیاتین ب ۱ (Thiamin):-

گندم، گندم کی روٹی (بغیر چھنے آٹے کی) آلو، چنے، سبز پتوں والی سبزیاں، گائے کے دودھ انڈے کی زردی۔

حیاتین ب ۲ (Rihafla vin):-

گندم، جو، دودھ، چاول، خشک میوے، سبزیاں (گوبھی پالک) کلیجی، گردے، انڈے کی زردی اور سفیدی، مچھلی، کافی، دالیں، مٹر، لوبیا وغیرہ۔

(۳) حیاتین ج

کام:- یہ حیاتین بے رنگ سفوف کی شکل میں تالیف ہو چکا ہے اور بازار میں سوڈیم یا پوٹاشیم کے نمکیات کی صورت میں ٹکیوں میں دستیاب ہے۔ جسم میں خون کے سُرخ ذرات بنانے اور جلد کی ملائمت کے لئے یہ حیاتین بہت مفید ہے۔ جلد کے خلیوں کی بناوٹ میں تو یہ حیاتین سیمنٹ کا کام دیتا ہے۔ اگر جسم میں اس کی مقدار زیادہ ہو گی تو جلد ملائم، صاف اور چمکدار رہیگی۔ بالکل اس فرش کی طرح جس کی بناوٹ میں ریت زیادہ سیمنٹ استعمال کیا گیا ہو۔ بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت بھی بڑھ جاتی ہے اور خون کی کمی نہیں ہونے پاتی۔ زخموں کے جلد اچھا ہونے میں اس حیاتین کا بڑا ہاتھ ہے۔ نزلہ، زکام اور گلے کی بیماریوں کے لئے اس وٹامن سی کی وافر مقدار

اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

کمی۔ اس حیاتین کی کمی سے شروع میں عام کمزوری، غصہ کی زیادتی، بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت میں کمی اور جوڑوں اور بازوؤں میں درد کی شکایات ہوجاتی ہیں اور پھر سکروی (Scurvy) کی شکایت ہوجاتی ہے جس کا اثر دانتوں، مسوڑھوں اور اندرونی اعضاء پر پڑتا ہے۔ مسوڑھے سُوج کر سُرخ ہوجاتے ہیں اور ان میں سے خون رِسنے لگتا ہے۔ دانتوں کی ظاہری شکل بگڑنے لگتی ہے۔ پھر دورانِ خون کی نالیاں پتلی ہونے کی وجہ سے خون ان نالیوں سے رِسنے لگتا ہے جو جلد، عضلات اور اندرونی جھلیوں کو خون مہیا کرتی ہیں جس سے خون میں کمی واقع ہوجاتی ہے اور عام کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ گُردے کے اُوپر والے غدود بھی بڑھ جاتے ہیں۔ بچوں میں اس کا اثر نرم اور لچکدار ہڈیوں اور جلد پر پڑتا ہے اور خون رِسنے کی شکایت بھی ہوجاتی ہے۔ جس سے عام نشوو نما پر اثر پڑتا ہے اور جلد بھی خشک اور کھُردری ہوجاتی ہے۔ بچوں میں جوڑ اور عضلات پھُولنے سے اُن کو اُٹھانے میں تکلیف ہوتی ہے اور وہ چیخنے لگتے ہیں۔

خوراک۔ چونکہ یہ حیاتین انسان بالکل تیار نہیں کرسکتا اور پھر پیشاب میں بھی تھوڑی سی مقدار خارج ہوتی رہتی ہے اسلئے اسکی روزانہ تجویز شدہ مقدار کا ہماری خوراک میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اس کی ضرورت بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کو یکساں طور پر ہے۔ روزانہ ۷۰ ملی گرام سے ۱۰۰ ملی گرام تک چاہیئے۔ دورانِ حمل، دودھ چھڑانے والے بچوں، بوڑھوں، کام کی زیادتی، متعدی بیماریوں، جلنے، زخموں اور خون کی کمی کی وجہ سے اس کی مقدار بڑھائی جاسکتی ہے۔ اس کی زیادتی سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ بہترین صحت عمدی کی ضمانت ہے لیکن یہ وٹامن سٹور کرنے، پکانے، اُبالنے اور تلنے سے ضائع ہوجاتا ہے۔ بعض چیزوں میں ۷۰٪ ضائع ہوجاتا ہے اسلئے احتیاط کی ضرورت ہے

درج ذیل اشیاء میں یہ حیاتین ۳½ اونس (۱۰۰ گرام) وزن میں بحساب ملی گرام پایا جاتا ہے۔

نام اشیاء		ملی گرام
کالا منقی		۱۲۰ تا ۲۲۰
سنگترے۔ مالٹے۔ کنو		۲۰ - ۸۰
سیب		۲ - ۲۵
چنے۔ لوبیا		۵۰ - ۱۲۵
لیموں	۴ - اونس	۱۲۰
تربوز	۵½ "	۱۴۰
کیلا (۳)	۹¾ "	۲۰۰
انگور	۱۳½ "	۶۰۰
گاجر	۲½ "	۲ تا ۷
بند گوبھی	" "	۸۰ - ۱۵۰
کلیجی	" "	۸ - ۱۷

گائے کا گردہ ۳½ اونس ۱۸۰

حیاتین د (Vitamin D)

کام - یہ حیاتین بھی بچوں اور بڑوں کی صحت میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے ہماری ہڈیاں اور دانت صحت مند اور تندرست رہتے ہیں۔ نیز کیلشیم اور فاسفورس کے انجذاب اور جزوِ بدن بننے میں یہ حیاتین اہم کردار ادا کرتا ہے کیونکہ انہی عناصر سے ہڈیاں اور دانت تشکیل پاتے ہیں۔ خصوصاً بچوں کو، دورانِ حمل اور دودھ پلانے کے عرصہ میں تو اس کی ضرورت اور اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔

کمی - حیاتین د کی کمی سے بچوں کی ہڈیوں میں ٹیڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ جسے Rickets کہتے ہیں۔ ہڈیاں اتنی نرم اور لچکدار بن جاتی ہیں کہ بچے کا وزن برداشت نہیں کر سکتیں۔ کیلشیم اور فاسفورس جو ہڈیوں کو بناتے ہیں جزوِ بدن نہیں بن سکتے خصوصاً چھوٹی آنت میں کیلشیم کا انجذاب نہیں ہوپاتا۔ نتیجۃً ہڈیاں اور دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔ پھر کولہے کی ہڈیاں بھی تنگ ہو جاتی ہیں اور سینے کی ہڈی ذرا باہر نکل آتی ہے یعنی (Pigeon Chest) کی علامت۔ بڑی ہڈیوں کے سرے پر کری ہڈی (Cartilage) بننا شروع ہو جاتی ہے جس سے جوڑوں میں ابھار پیدا ہو جاتا ہے۔ خاص کر کلائی اور ٹخنے کے جوڑ متاثر ہوتے ہیں۔ یہ جوانوں میں زیادہ ہوتا ہے اور اس بیماری کو 'Ostesmalacia' کہتے ہیں۔ دورانِ حمل میں کولہے کی ہڈیاں تنگ ہونے کی وجہ سے پیدائش کے عمل میں پیچیدگی پیدا ہو جاتی ہے۔

پھر بچوں کے دانت بھی دیر سے نکلتے ہیں اور کمزور ہوتے ہیں۔ سر کی ہڈیوں پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اس کی کمی سے بچہ بے سکون رہتا ہے اور ہاضمہ بھی خراب رہنے لگتا ہے۔

خوراک - زیادہ کمی کی وجہ سے خوراک کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس حیاتین کی خوراک ۴۰۰ یونٹ ہیں۔

ذرائع - پودوں اور جانداروں ہر دو میں پایا جاتا ہے۔ دودھ، دودھ سے بنی ہوئی اشیاء جیسے مکھن، بالائی، پنیر وغیرہ۔ انڈے کی زردی، مچھلی، مچھلی کا تیل، کلیجی، کھمب اس حیاتین کے بہترین ذرائع ہیں۔

		یونٹ
مچھلی کا تیل	۳½ اونس (۱۰۰ گرام)	۲،۰۰،۰۰۰ تا ۴۰۰۰۰۰
انڈے کی زردی	۱	۱۵۰ سے ۵۰۰
چوزے کی کلیجی	"	۶۰
کلیجی	"	۵۰
بالائی	۱۰۰ گرام	۵۰
مکھن	"	۲۰ سے ۴۰
پنیر	"	۳۰

اس کے علاوہ دھوپ اس حیاتین کا بہترین اور سستا ذریعہ ہے۔ ہمارے جسم میں ایک کیمیائی مادہ 7-dehydrocholesterol ہوتا ہے جس پر سورج کی شعاعیں (Ultra Violet rays) عمل کر کے اسے وٹامن ڈ میں تبدیل کر دیتی ہیں۔ اسلئے صبح یا شام کی ہلکی دھوپ میں کچھ دیر گزارنا بہت مفید ہے۔ مائیں اگر اپنے بچوں کو سرسوں کے تیل کی مالش کر کے تھوڑی دیر دھوپ میں لٹائیں، کھلائیں تو اُن کے جسم خوبصورت اور صحت مند بن جائیں گے۔

یہ تھا انتہائی اہم اور مفید حیاتین کے بارہ میں مختصر بیان۔ خدا کرے کہ ہم صحت اور تندرستی کے مطابق زندگی بسر کریں۔ کیونکہ اگر صحت ہو گی تو خدا تعالیٰ کی عطا کردہ طبعی قوتوں اور طاقتوں کو بجا طور پر اور برمحل استعمال کر کے ہی انسان اپنے اندر اخلاقِ فاضلہ پیدا کر سکے گا جس سے نہ صرف قوم اور معاشرہ کو فائدہ پہنچتا ہے بلکہ خدا اور اس کا رسول بھی خوش ہوتے ہیں اور یہی ایک حقیقی مومن کی معراج ہے ؎

"خالد" کی توسیع اشاعت میں کوشاں رہنا ہر خادم کا فرض ہے۔

(مینیجر خالد)

مکرم فضل الرحمٰن صاحب نعیم ایم اے

حضرت المصلح الموعودؓ کی یاد میں

بزمِ جہاں میں دیر سے ہوتا تھا تیرا انتظار
تو تھا دعائے میرزا تو تھا خدا کا شاہکار

اب تک ہے یاد وہ ہمیں تیرا جمالِ پُر بہار
تیرا ہے عکس چاند میں پھولوں میں ہے ترا نکھار

رُوحِ روانِ انجمن لطف و قرارِ جانِ دل
تُو ہی وہ غمگسار تھا جس کا ہمیں تھا انتظار

جلدی ہو غلبہ دین کا تیرا یہی تھا مدعا
تیری لگن تھی بے مثال تیرا عمل تھا پُر وقار

ہم سے تو ایک پل کو بھی ہرگز جدا ہوا نہ تھا
کتنا تو پُر خلوص تھا کتنا تھا تُو وفا شعار

تُو تھا حبیبِ کبریا جس پہ خدا کا سایہ تھا
دل کا حلیم بھی تھا تو جُود و سخا کا شہسوار

تیری ہی ذاتِ پاک سے قوموں کو برکتیں ملیں
تیرے ہی لطفِ خاص سے دل کو ملا ہے یہ قرار

تُو نے جو کام سونپا تھا کر کے رہیں گے ہم اُسے
کہتے ہیں آج برملا آقا یہ تیرے جاں نثار

دشتِ جہاں میں آج بھی نُورِ چراغِ سرمدی
رہنمائے خلق ہے تیری حیاتِ کامگار

مرکزی مقالہ لکھنے والے خدام سے!

امسال مرکزی شعبۂ تعلیم کی سکیم کا ایک ضروری حصہ یہ تھا کہ خدام میں تحقیق اور تدقیق کا جذبہ بیدار کیا جائے اور دس تا پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل انعامی مقالہ لکھوایا جائے۔ اس مقالہ میں اوّل، دوم، سوم آنے والے خدام کو سالانہ اجتماع ۱۹۷۳ء کے موقع پر ۲۰۰/ روپے کے نقد انعامات دیئے جائیں گے۔

جن خدام نے مقررہ مدت کے دوران یہ یہ مقالے ارسال کئے ہیں خاکسار ان کا تہ دل سے ممنون ہے اور ان کے قائدین کرام کو بھی اس کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے۔ یہ امر ہمارے لئے اس لئے بھی زیادہ خوشی کا موجب ہے کہ امسال خدا تعالیٰ نے خدام کو غیر معمولی توفیق بخشی ہے اور غالباً پہلی بار اتنی بڑی تعداد میں مرکزی مقالہ نگاری کے مقابلہ میں خدام نے شرکت کی ہے۔ گزشتہ چار سال کا گوشوارہ مقابلہ جات مرکزی میں رسیدگی سے متعلق حسب ذیل ہے:-

۱۹۷۰ء	سات مقالہ جات
۱۹۷۱ء	کوئی مقالہ نہیں لکھا گیا
۱۹۷۲ء	کوئی مقالہ نہیں لکھا گیا
۱۹۷۳ء سال ہذا	۲۵ مقالہ جات

مقالہ نگاروں کے نام مجلس وار حسب ذیل ہیں:-

۱- سردار احمد رانا صاحب۔ رحمٰن پورہ ماڈل ٹاؤن
۲- چوہدری محمد عبد الوہاب صاحب۔ سوسائٹی۔ کراچی
۳- سردار رفیق احمد صاحب "
۴- راؤ عقیل الرحمٰن صاحب "
۵- ظفر محمود خان صاحب "
۶- عبد الباسط صاحب "
۷- نعیم احمد صاحب ظفر ربوہ
۸- محمد احمد شمیم صاحب "
۹- محمد امجد صاحب گوکھووال۔ لائلپور
۱۰- ناصر احمد صاحب قمر چک ۲۳۲/ ر ب بادیوالہ "
۱۱- شیخ محمد جمیل صاحب لائل پور شہر
۱۲- مقصود احمد صاحب "
۱۳- محمود احمد صاحب ناصر "
۱۴- جمیل احمد صاحب "
۱۵- عبد الماجد صاحب "
۱۶- رانا عطاء اللہ خان صاحب پٹواری خوشاب
۱۷- محمد انوار الحق صاحب مغلپورہ۔ لاہور
۱۸- محمد رفیق صاحب فیکٹری ایریا شاہدرہ۔ لاہور

(باقی صہ ۲۸ پر)

مکرم جمیل رحمانی صاحب ربوہ

ربوہ

(۱)

یہ ربوہ ہے یہ ربوہ ہے
ہر گام پہ بارش نور کی ہے
ہر موڑ پہ رقصاں جلوہ ہے

(۲)

ہر روز خزانے رُوحوں کی
تسکین کے لئے یاں بٹتے ہیں
ہر روز ترانے اللہ کی
عظمت کے یہاں پر بجتے ہیں

(۳)

گمنام مجاہد سینوں میں
قرآن چھپائے پھرتے ہیں
لب پہ ہیں درُود و تکبیریں
دنیا کو بھلائے پھرتے ہیں

(۴)

نہ مسجد ہے شوکیس۔ نہ یاں
رنگین غلافوں میں قرآں
ہر شخص ہے سجدہ ریز یہاں
ہر شخص کا پختہ ہے ایماں

(۵)

ہر روز یہاں سے اِک غازی
اسلام کی عظمت کے پرچم
غیروں میں اُڑانے جاتا ہے
رکھنے کے لئے اپنوں کا بھرم

(۶)

عرفان کے چشمے جاری ہیں
رگ رگ میں رچا ہے عزم و یقیں
پیتے ہیں مئے توحید سبھی
یاں تشنہ کوئی شخص نہیں

(۷)

آنکھوں میں حیا کی لہریں ہیں
ہمدردی ہے اخلاص بھی ہے
ہر دل میں اطاعت کا جذبہ
کچھ خوفِ خدا کا پاس بھی ہے

(۸)

یاں عشقِ محمدؐ کے سوتے
ہر دل سے پھوٹتے دیکھے ہیں
احمدؐ کے لئے رشتے ناطے
دُنیا سے ٹوٹتے دیکھے ہیں

(۹)

دُنیا والو آؤ کہ یہاں
قدرت کے نظارے دیکھو گے
کچھ دیوانوں کی سرمستی
کچھ اس کے اشارے دیکھو گے

(۱۰)

یہ ربوہ ہے یہ ربوہ ہے
ہر گام پہ بارش نور کی ہے
ہر موڑ پہ رقصاں جلوہ ہے

مکرم محمد اسماعیل صاحب ایڈوو
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاڑکانہ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاڑکانہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاڑکانہ نے اس سال بھی مورخہ ۲۰-۲۱ اپریل ۱۹۷۳ء بروز جمعہ و ہفتہ بمقام انور آباد اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ جس میں مرکز سے مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے شرکت فرمائی۔

اجتماع کو زیادہ کامیاب بنانے کے لئے پہلے ہی اجتماع کا پروگرام کافی تعداد میں چھپوا کر دوستوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ لاؤڈ سپیکر اور شامیانہ وغیرہ کا بھی بندوبست تھا۔ اس کے علاوہ اس اجتماع کی خاص بات یہ تھی کہ ہر مجلس نے رہنے کے لئے خیموں کا خود انتظام کیا تھا جس کی وجہ سے مرکز ربوہ کا نظارہ آنکھوں کے آگے نظر آرہا تھا۔ جس کا غیر از جماعت دوستوں پر بڑا اچھا اثر ہوا۔

پروگرام کے مطابق ۳ بجے ۲۰ بعد نماز جمعہ اجتماع کا افتتاح مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے فرمایا۔ افتتاحی دعا کے بعد تلاوت، عہد اور نظم سے کارروائی شروع ہوئی۔ اس کے بعد مکرم شیخ عبدالماجد صاحب قائد علاقائی نے مرکزی نمائندہ اور دوسرے احباب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ اس کے بعد مولانا عبدالمالک خان صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں آپ نے نوجوانوں کو ہدایت فرمائی کہ وہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے پہلے وہ خود اس تعلیم پر پوری پابندی سے عمل پیرا ہوں۔ اور اس کام کی تکمیل کے لئے خدام کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی سے مرعوب نہ ہوں اور پوری دلیری سے اس پیغام کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔

مولانا صاحب کے اس مختصر مگر پُر مغز خطاب کے بعد مکرم مولوی محمد بلال صاحب شمس اور مکرم مولوی ملک محمد سلیم صاحب نے درس قرآن و حدیث دیا۔ اس کے بعد مکرم قائد صاحب ضلع نے درسِ ملفوظات دیا۔ اس کے بعد خدام کا اجتماعی کھیلوں کا مقابلہ ہوا جس میں والی بال، رسہ کشی اور تین ٹانگوں والی دوڑ قابل ذکر ہیں۔

نماز عشاء کے بعد خاکسار (معتمد ضلع) نے "مشعلِ راہ" سے درس دیا۔

دوسرا اجلاس ۲۰ اپریل ۱۹۷۳ء

۸-۳۰ بجے رات دوسرا اجلاس زیرِ صدارت مکرم الحاج علی انور صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ ضلع لاڑکانہ شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مندرجہ ذیل عناوین پر تقاریر ہوئیں (۱) حضرت مسیح موعودؑ کا توکل علی اللہ (۲) حضرت مسیح موعودؑ کا عشقِ قرآن (۳) نظامِ خلافت اور ہماری ذمہ داریاں۔ اس اجلاس میں متعدد غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔

دوسرا دن ۲۱ اپریل ۱۹۷۳ء بروز ہفتہ

خدام و اطفال نے اجتماعی طور پر درود شریف کا ورد کرتے ہوئے انور آباد کی گلیوں کا چکر لگایا اور سب خدام و اطفال اور انصار کو بیدار کیا۔ بعد ازاں نماز تہجد اور نماز فجر ادا کی گئی۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد جلال صاحب شمس اور مکرم ملک محمد سلیم صاحب نے درسِ قرآن و حدیث دیا۔ اس کے بعد خدام و اطفال نے تلاوتِ قرآن مجید کی۔

۸-۰۰ بجے صبح پھر کھیلوں کا مقابلہ ہوا۔ جس میں کلائی پکڑنا، اونچی چھلانگ، لمبی چھلانگ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ جس میں ہر مجلس کے خدام و اطفال نے حصہ لیا۔

دوسرا اجلاس ۲۱ اپریل ۱۹۷۳ء

۲۱ کو ۹½ دوسرا اجلاس زیرِ صدارت قائد صاحب علاقائی شروع ہوا۔

۱۱-۰۰ بجے صبح تلاوت اور نظم کے بعد قائدین مجالس اور ناظمین ضلع اور قائد صاحب ضلع نے گزشتہ چھ ماہ کی رپورٹ کارگزاری پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل مقابلے شروع ہوئے۔ (۱) تلاوت (۲) اذان (۳) نظم اس کے بعد تقریری مقابلے ہوئے۔ خدام و اطفال نے بڑے شوق سے سب مقابلہ جات میں حصہ لیا۔

تیسرا اجلاس ۲۱ اپریل ۱۹۷۳ء

۲۱ کو ۴½ تیسرا اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی محمد انور صاحب ایڈووکیٹ ناظم انصار اللہ ضلع لاڑکانہ ۲-۳۰ بجے بعد دوپہر شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد عام دینی معلومات کا بہت دلچسپ پروگرام شروع ہوا۔

اس کے بعد مولوی محمد جلال صاحب شمس اور مولوی محمد سلیم صاحب نے مندرجہ ذیل عناوین پر تقریریں کیں۔ (۱) آنحضرتؐ کی قوتِ قدسیہ کا صحابہؓ پر اثر (۲) احمدیت کا پیدا کردہ انقلاب

اس کے بعد ایک خاص دلچسپ اور بڑی اہمیت کا حامل پروگرام شروع ہوا جس کے لئے

آج کل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے یعنی سائیکل ریس۔ اس مقابلہ میں خدام اور اطفال کے الگ الگ مقابلے ہوئے۔ پہلے سائیکل دسلو) آہستہ اور پھر فاسٹ یعنی تیز رفتار کا مقابلہ ہوا۔

اس کے بعد مولانا عبدالمالک خان صاحب کی تقریر سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ہوئی۔ یہاں یہ بات بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مولانا صاحب کی اس تقریر کو سننے کیلئے مکرم الحاج علی انور صاحب ایڈوو امیر ضلع کی دعوت پر تین چار سو کی تعداد میں معززین علاقہ تشریف لائے۔ جونہی مولانا صاحب نے اپنے خاص انداز اور پُر اثر طریقہ پر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر تقریر شروع کی تو نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر، محمد مصطفےٰ زندہ باد، حضرت مسیح موعودؑ زندہ باد، احمدیت زندہ باد، انسانیت زندہ باد سے فضا گونج اُٹھی۔

۸-۳۰ بجے رات اس اجتماع کا آخری اجلاس مولانا عبدالمالک خان صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مولانا عبدالمالک خان صاحب نے اپنے دست مبارک سے کھیلوں اور علمی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے +

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا

اکتیسواں ۳۱ سالانہ اجتماع

۲-۳-۴ نبوت / نومبر ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع امسال ۲-۳-۴ نبوت / نومبر ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا انشاء اللہ العزیز۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مرکزی مقالہ لکھنے والے خدام!

(بقیہ از صفحہ ۲۴)

(بقیہ از صفحہ ۲۴)

۱۹- عبدالوحید خالد صاحب ۔ مارٹن روڈ کراچی
۲۰- منور احمد جاوید صاحب واہ کینٹ
۲۱- عبدالمالک صاحب ہنبلپورہ لاہور
۲۲- محمد افضل صاحب قمر ؍؍
۲۳- محمد علی صاحب ڈرگ روڈ کراچی
۲۴- آغا ابراہیم نصر اللہ خان صاحب درانی ماڈل ٹاؤن لاہور
۲۵- سعید احمد صاحب جھنگ ؍؍

(لئیق احمد طاہر، مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پکنک پارٹی مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک لاہور

محترم صدر صاحب مجلس مرکزیہ کی بیش قیمت نصائح

مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک لاہور نے اپنے اجلاس نائب قائدین میں فیصلہ کیا کہ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی مجلس پکنک پارٹی کا انتظام کرے جو مجلس کا اجلاس عام بھی ہو۔

پروگرام کے مطابق مورخہ ۸ر شہادت (اپریل) ۱۳۵۲ ہش کو پکنک کا انتظام بمقام مقبرہ نور جہاں شاہدرہ کیا گیا۔ وقت مقررہ سے پہلے اکثر خدام جائے پکنک پر پہنچ چکے تھے۔ مکرم و محترم جناب چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس مرکزیہ کی خدمت میں بھی اس پکنک میں رونق افروز ہونے کی درخواست کی گئی تھی۔ چنانچہ ٹھیک دس بجے جناب صدر صاحب مرکزیہ اپنے چند رفقائے کار کے ہمراہ بذریعہ جیپ ربوہ سے تشریف لے آئے۔ محترم قائد صاحب نے آگے بڑھ کر محترم صدر صاحب کا استقبال کیا۔ صدر صاحب نے فرداً فرداً ہر خادم اور طفل سے مصافحہ کیا۔ اس کے بعد مقبرہ کے لان میں تمام خدام دریوں پر بیٹھ گئے۔ محترم قائد صاحب نے صدر صاحب کی خدمت میں درخواست کی کہ وہ اس تقریب کا افتتاح فرمائیں۔ محترم صدر صاحب نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے نہ صرف ایک چھوٹا سا ماحول پیدا کیا ہے جہاں ہمارا گھر ہے، کاروبار ہے، بلکہ ساری دنیا ہی ہمارے لئے پیدا کی ہے۔ انسانی زندگی کا ایک رُخ اور ایک پروگرام یہ بھی ہونا چاہیئے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اس پر غور کیا جائے۔ اپنے شہر اور اپنے ماحول سے نکل کر پکنک منانا بھی اس پروگرام کا حصہ ہے۔ یہ اسلئے بھی ضروری ہے کہ کنویں کے مینڈک کی طرح انسان اپنے ماحول میں ہی گھُٹ کے نہ رہ جائے۔ ایسے پروگرام بہت فائدہ مند ہیں اسلئے کہ نئی نئی جگہ، نئے نئے مقامات، نئے نئے آدمی، نئی نئی چیزیں دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ پکنک بھی اسی لئے ہے کہ باہر نکل کر سیر و

فِی الْاَرْضِ پر عمل کیا جائے۔

ایسے پروگراموں کی وسیع تر ایک شکل تو یہ ہے کہ ماحول کو چھوڑ کر انسان باہر نکل جائے۔ ہمارے خدام کو یہ سوچنا چاہیئے کہ وہ روزمرہ کا کام پوری تندہی کے ساتھ کریں اور یہ کہ اپنے ماحول کو چھوڑ کر باہر بھی نکلیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ خدام سائیکلوں پر سفر کریں۔ خدام اور انصار تین تین افراد کی ٹولیوں کی شکل میں باہر نکلیں اور اپنے علاقہ سے پوری طرح واقفیت حاصل کریں۔ باہر نکلنے کے بے شمار فوائد ہیں۔

ہمارے ملک میں اپنے ماحول سے باہر نکلنے کی عادت بہت کم ہے مہم جوئی کی کمی ہے۔ غیر ملکی رسالوں میں ہم پڑھتے ہیں کہ یورپ کے لوگ مہم جوئی کے سلسلے میں ایسے ایسے خطرناک کام کر گزرتے ہیں جن سے ہمارے دلوں میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ وہ سمندروں اور جنگلوں میں ایسے محیّر العقول کارنامے سرانجام دیتے ہیں جو ہمارے لئے ایک اجنبی چیز ہے اس لئے ہمیں اپنے پروگراموں میں ایڈونچرز اور مہم جوئی کا حصہ بھی شامل کرنا چاہیئے۔ اب میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس پکنک کو کامیاب کرے اور آئندہ بھی آپکو ایسے پروگراموں کو بنانے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ پکنک اور مہم جوئی سے خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ انسان میں بڑی بڑی مہمات سر کرنے کی صلاحیت موجود ہے میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بھی ایک مخصوص ماحول سے باہر نکلنے کا موقع بہم پہنچایا۔"

اِس افتتاحی تقریر کے بعد صدر صاحب نے دُعا کے ساتھ اِس پکنک کا افتتاح فرمایا۔

کھیلوں کا مقابلہ:

سب سے پہلے کھیلوں کے مقابلہ جات ہوئے۔ ان میں کلائی پکڑنا۔ سائیکل ریس۔ ۱۰۰ گز اور ۲۰۰ گز کی دَوڑیں۔ گولہ پھینکنا۔ آہستہ سائیکل چلانے اور کبڈی کے میچ شامل تھے۔ اطفال کے لئے کھیلوں کا انتظام الگ کیا گیا تھا۔ کھیلوں کا یہ مقابلہ کھانے اور نماز کے وقفہ تک جاری رہا۔

اطفال سے خطاب:

دریں اثناء محترم صدر صاحب نے اطفال کے علمی پروگرام میں شرکت فرمائی۔ مقابلہ تلاوتِ قرآن کریم

نظم اور تقریر کے بعد مکرم و محترم صدر صاحب نے اطفال سے خطاب فرمایا۔

آپ نے فرمایا کہ میں آپ بچوں سے سیدھی سادی باتیں کروں گا۔ دُنیا میں لمبی عمریں پانے کا راز تھوڑا کھانے میں مضمر ہے۔ اس سے دل کی بیماریاں نہیں ہوتیں۔ جن علاقوں میں اب بھی لمبی عمریں پانے والے لوگ موجود ہیں ان میں سَو سال سے زیادہ عمر والے کافی لوگ ہیں۔ آپ بچوں کے سامنے بھی ایک لمبا زمانہ ہے آپ بھی اپنا لمبا پروگرام بنا سکتے ہیں۔ اس چھوٹی عمر میں آپ اپنی عادتوں کو بدل سکتے ہیں۔ اس عمر کا بڑا حصہ علم حاصل کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ بڑھاپے میں طاقتیں کمزور ہو جاتی ہیں اور بھول چوک عام ہو جاتی ہے لیکن بچوں کو ہر بات یاد رہتی ہے۔ اس عمر میں آپ کا ذہن اور حافظہ بہت تیز ہے۔ اس لئے میری پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ پڑھیں، اسے یاد رکھیں اور زیادہ سے زیادہ علوم حاصل کریں۔ قرآن کریم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نثروں کے پیراگراف اور نظموں کو یاد کریں۔

چھوٹی عمر میں بچہ زیادہ سمجھنے اور سیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ قدرت کے قوانین پر چل کر ہر قسم کا علم حاصل کریں۔ پودوں، درختوں، پرندوں، جانوروں کے نام یاد کریں دنیا کا جغرافیہ، تاریخ، تاریخی واقعات پڑھیں۔ اپنا علم کتابی علم تک محدود نہ رکھیں بلکہ نصاب کی کتابوں کے علاوہ لائبریریوں سے استفادہ کریں۔ یہ میری دوسری نصیحت ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ اس وقت دُنیا میں بے چینی، جھگڑے، ملکوں میں یا ملکوں کے درمیان موجود ہیں۔ ان سب کا تعلق دیانتداری کے فقدان، بد دیانتی یا ملکیت سے ہے۔ ہم کو اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ جو چیز ہماری ملکیت میں ہے صرف وہی ہماری ہے۔ جب انسان دوسرے کی چیز کو زبردستی لینے یا چھیننے کی کوشش کرتا ہے تو یہ جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کا واقعہ ہے کہ ایک صحابی نے کیکر کی مسواک لے لی تو آپؑ نے فرمایا کہ تم نے اس کے مالک سے پوچھ لیا ہے؟ تو یہ تصور ہے ملکیت کا۔ اسلئے اسے عزیز بچو! اپنی زندگی میں دوسرے کی چیز کو ہاتھ نہ لگانا۔

کھانے اور نماز کے بعد خدام کا علمی مقابلہ شروع ہوا۔

اس علمی مقابلے میں تقریروں کا فی البدیہہ مقابلہ تھا۔ اس پروگرام کی خصوصیت یہ تھی کہ ہر مقرر کو تقریر سے دو منٹ پیشتر عنوانِ تقریر سے آگاہ کیا جاتا تھا۔ جس میں وہ دو منٹ تک اپنے خیالات کا اظہار کرتا تھا۔ اس پروگرام میں

۱۹ خدام نے حصہ لیا۔ یہ مقابلہ کافی دلچسپ تھا۔

تقریری مقابلے کے بعد قیادت کا اجلاس عام ہوا جس میں معمول کے مطابق تلاوت قرآن کریم عہد، نظم اور گزشتہ اجلاس کی کارروائی پڑھ کر سنائی گئی۔ مکرم شیخ نثار احمد صاحب نے اپنے سفرِ یورپ کے واقعات سنائے جو بے حد دلچسپ اور حاضرین کے لئے معلومات افزا تھے۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب شروع ہوئی۔ مکرم و محترم صدر صاحب نے اول اور دوم آنے والے خدام اور حلقہ کو اپنے دستِ مبارک سے انعام تقسیم کئے۔

تقسیم انعامات کے بعد محترم صدر صاحب نے خدام کو جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی طاقتوں سے کام لینے اور اُن کو ترقی دینے کیلئے کوشش پر زور دیا اور موجودہ مختلف نظاموں کے مقابلے میں اسلام کے ان چہار گونہ جہات والے نظام کو پوری طرح اپنانے، افراط و تفریط سے بچنے اور اپنی مفوضہ قوتوں کو پوری طرح استعمال کرنے کی تلقین فرمائی۔

دُعا کے بعد اجلاس ختم ہوا اور شرکاء کو اپنے گھروں کو جانے کی اجازت دی گئی۔

اس پکنک میں انصار بزرگوں نے بھی شرکت فرمائی۔ جن میں محترم مولانا عبداللطیف صاحب ستکوہی، محترم چوہدری نصیر احمد صاحب، محترم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ ریٹائرڈ سیشن جج، محترم شیخ عبدالقادر صاحب لائلپوری اور محترم چوہدری محمد اسحاق صاحب بھی شامل تھے۔

محترم صدر صاحب مرکزیہ کے ہمراہ مکرم و محترم مولوی سلطان احمد صاحب مہتمم تربیت مرکزیہ اور مکرم و محترم مبارک احمد صاحب خالد نائب معتمد مرکزیہ و مینجر خالد و تشحیذ ربوہ بھی تشریف لائے تھے۔

اجلاس میں سَو کے قریب خدام، اطفال اور انصار شامل ہوئے ؛

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ اسلامیہ پارک لاہور)

جناب محمد صادق جنجوعہ

شاہدرہ - لاہور

رُباعی

بڑے کم دی عمر ایہہ تیری اینویں نہ گوا منڈیا

کر ایہہ بھرن لئی بتّن اُتّے اینھوں لوُں کما منڈیا

چا لے پا چور اُچکّے تینوں جین نہ دیون

کھلرے کنڈیاں وچوں چار کلیاں لوں بچا منڈیا

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی

بیسویں سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بیسویں سالانہ تربیتی کلاس امسال ۱۸ رمئی سے مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شروع ہوئی اور خدا کے فضل سے بخیر و خوبی ۳۱ رمئی ۱۹۷۴ء کو اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔ طلبۂ تربیتی کلاس کو تعلیم اور تربیت کا یہ عمدہ موقع میسر آیا اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افتتاحی اور اختتامی خطاب سے مستفید ہونے کی سعادت ملی۔

اس کلاس میں طلبہ کی نمائندگی کے لئے مجالس خدام الاحمدیہ کے عہدیداران کے علاوہ مربیانِ کرام اصلاح و ارشاد، انسپکٹر صاحبان بیت المال و تحریک جدید، معلمین کرام وقف جدید اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعہائے احمدیہ سے رابطہ قائم کیا گیا۔ سرکلر لیٹرز، جماعتی اخبارات اور رسائل میں اعلانات کے ایک سیریز کے ذریعہ اطلاعات بھجوائی گئیں۔

تربیتی کلاس میں تربیت، تعلیم، صحت جسمانی کے پروگراموں پر دو ہفتوں کے دوران عمل ہوتا رہا۔

تربیت

نماز تہجد باجماعت، نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد باقاعدگی سے درسوں کا اہتمام اور خاص تربیتی عناوین پر علمائے کرام کی تقاریر قابلِ ذکر ہیں۔

خدام کے نام حزب وار اور روزنامہ الفضل بھی جاری رہا۔

تعلیم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فاضل علماء کرام، جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کرام اور مربیانِ سلسلہ و مبلغین جماعت کی مساعی۔ اسی طرح اس ضمن میں علمی تقاریر ـــــ اور طلبہ کے لئے خود تقاریر کرنے کا اہتمام قابلِ ذکر ہے۔

روزانہ ۵ ۴۔ ۷ تا ۰۰۔۱۲ بجے دوپہر اور ۰۰۔۴ بجے شام تا ۱۵۔۶ شام باقاعدگی سے تدریس کا کام ہوتا رہا۔ نیز خدام کے مطالعہ کے لئے کشتی نوح، شمائل احمدؐ، کتابچہ دینی معلومات مہیا کی گئیں۔ خدام کے نصاب کے لئے نوٹس کی شکل میں ۸۰ صفحات کا رسالہ شائع کیا گیا۔

صحت جسمانی۔ روزانہ نماز فجر کے بعد اجتماعی

درزش اور شام کو کھیلوں کا انتظام کیا گیا۔

عملی پروگرام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے تحت اس سال پہلی مرتبہ تربیتی کلاس کے طلباء کے لئے عملی تربیت کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ اس پروگرام کے دو حصے تھے۔ ایک حصہ سائیکل سفر کا تھا جس میں طلبہ کے مختلف گروپوں کو ۵۰ میل جانا اور ۵۰ میل واپس آنا تھا۔ کل سو میل کا سفر سائیکل پیطے کرنا تھا اور راستہ میں اصلاح و ارشاد، خدمت خلق، وقار عمل اور دیگر عملی کام بھی شامل تھا۔ اس پروگرام کا دوسرا حصہ پیدل وفود پر مشتمل تھا۔ اس کے تحت ربوہ کے پانچ میل کے علاقہ میں مختلف دیہات میں جاکر طلبہ نے اصلاح و ارشاد، خدمتِ خلق اور وقار عمل کا کام کرنا تھا۔

سائیکل سفر میں کل ۳۵ طلبہ نے حصہ لیا۔ یہ ۵ گروپ تھے جو پانچ مختلف مقامات پر بھیجے گئے۔ پیدل سفر کے سولہ وفد ترتیب دیئے گئے۔ جن میں مجموعی طور پر ۲۴۸ خدام شامل تھے۔ ان خدام نے ۲۰ دیہات میں جاکر جو کام کیا اس کی تفصیل پیش خدمت ہے:-

۱۔ دیہات میں مساجد کی صفائی کی گئی۔ سکولوں کی صفائی کی گئی۔

۲۔ تھریشر میں گندم کی بھریاں ڈالی گئیں۔

۳۔ گاؤں کے لوگوں کی کھیتوں سے چارہ لانے اور کاٹنے میں مدد کی گئی۔

۴۔ ہل چلاتے ہوئے کسانوں کی مدد کی گئی۔

۵۔ گندم کی گہائی کے سلسلہ میں مدد کی گئی۔

۶۔ بعض مقامات پر اساتذہ کی درخواست اور اجازت سے بچوں کو پڑھایا گیا۔

۷۔ ٹوٹے ہوئے راستوں، سڑکوں اور پگڈنڈیوں کی مرمت کی گئی۔

۸۔ گاؤں کے راستوں اور چوپال پر گوبر اور دوسرا گند پڑا ہوا تھا وہ اُٹھایا گیا اور مکمل صفائی کی گئی۔

۹۔ کئی دیہات میں کھالے ٹوٹ جانے کے باعث سڑک کئی مقامات سے بالکل ختم ہو گئی تھی اور وہاں بڑے بڑے گڑھے پڑ گئے تھے۔ ایسی جگہوں پر گڑھوں میں مٹی ڈال کر سڑک تیار کی گئی۔

۱۰۔ کئی مقامات پر پانی لگایا جا رہا تھا جہاں کھالے ٹوٹ کر پانی ایسے کھیتوں میں جا رہا تھا جہاں پانی کی ضرورت نہ تھی۔ ایسی جگہوں پر پانی روکنے کے لئے منڈیریں بنائی گئیں۔

۱۱۔ اس کے علاوہ اصلاح و ارشاد اور اخلاقی تعلیم کے متعلق بھی ہر گروپ نے گاؤں کے لوگوں سے بات چیت کی۔

مرکزی مہتمین پر مشتمل ایک ٹیم نے مختلف دیہات میں جاکر طلبہ کے کام کا موقع پر جائزہ لیا۔

سوائے ایک گاؤں کے باقی تمام دیہات میں خدا کے فضل سے یہاں کے رہنے والوں نے وفود کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ چنانچہ جناب محمد رفیق صاحب پرویز ایم۔ اے ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول "ہست" نے سکول کی معائنہ بک میں ایک وفد کے متعلق ان خیالات کا اظہار کیا:۔

"مذکورہ گروپ عوام کی فلاح و بہبود میں ہاتھ بٹانے کے لئے اس موضع میں تشریف لایا۔ محمد حسین نائب مدرس نے کدال مہیا کیے اور مذکورہ کارکنان سکول کی روشیں اور پلاٹس کو درست کرتے رہے۔ انہوں نے بے لوث خدمت خلق کا مظاہرہ کیا۔ ہر کارکن اپنے ہمراہ دوپہر کا کھانا لایا ہوا تھا۔ گھر سے کھانا اور قومی خدمت کرنا قوم کی ترقی و ترفیع کا باعث ہے۔"

طلبہ کے ڈسپلن، خوراک، رہائش، صفائی، آب رسانی، روشنی، طبی امداد اور حاضری کیلئے جو مستقل نوعیت کے انتظامات کیے گئے وہ اس کے علاوہ ہیں۔ آخر میں حضرت اقدس کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تربیتی کلاس کے تمام معاونین کی خدمت قبول فرمائے اور انہیں بہتر جزا سے نوازے۔ آمین (اسکے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بصیرت افروز خطاب فرمایا جس کا خلاصہ اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے)

ایمان افروز واقعہ

مکرم عبداللطیف صاحب قائد مجلس کھرپا ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں:۔

بندہ جماعت احمدیہ کھرپا ضلع سیالکوٹ کا ایک فرد ہے اور بحیثیت قائد مجلس خدام الاحمدیہ کھرپا خدمات بجا لا رہا ہے۔ پچھلے مالی سال کا چندہ عام بندہ ادا کر چکا مگر صرف -/۴۴ روپے میرے ذمہ واجب الادا تھے میرے پاس میری ضرورت سے زائد کچھ ماش تھے جو میں نے چندہ کی ادائیگی کے لئے وقف کر دیئے ہوئے تھے۔ یہ ماش میرے اندازے کے مطابق -/۲۰ روپے کے تھے اور -/۲۴ روپے ملا کر -/۴۴ روپے چندہ ادا کرنا تھا۔

اپریل کے آخری ہفتہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ موصول ہوا جس میں بقایا چندہ جات کی فوری ادائیگی کا ارشاد تھا۔ ۳۰ اپریل آخری تاریخ تھی۔ میرے ماش بھی ابھی تک فروخت نہیں ہوئے تھے میں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا کہ ماش جب چاہیں فروخت ہوں چندہ آج ہی ادا کرنا ہے۔ سو میں نے اپنی ضروریات کو پس پشت ڈالتے ہوئے چندہ ادا کر دیا۔ خدا تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اسی ہفتہ میں میرے وہی ماش ۶۲ روپے ۳۰ پیسے میں فروخت کروا دیئے۔ یہ اس مالک کا مجھ پر کتنا احسان ہے کہ اس نے میرا نہ صرف -/۴۴ روپے چندہ ادا کروا دیا بلکہ ۶۲-۳۰ روپے زائد مجھے انعام کے طور پر عنایت کر دیئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ
کی
بیسویں سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کا ضلعوار گوشوارہ

نمبر شمار	ضلع	کل مجالس	نمائندگی	نمائندگان	نمبر شمار	ضلع	کل مجالس	نمائندگی	نمائندگان
۱	پشاور	۸	۳	۳	۲۱	مظفر گڑھ	۱۲	۸	۸
۲	مردان	۳	۱	۲	۲۲	ڈیرہ غازیخان	۹	۳	۵
۳	ہزارہ	۸	۳	۴	۲۳	بہاولپور	۱۷	۸	۱۰
۴	ڈیرہ اسماعیلخان	۱	×	×	۲۴	بہاولنگر	۲۸	۵	۶
۵	کوہاٹ	۲	۱	۱	۲۵	رحیم یارخان	۱۸	۷	۷
۶	بنوں	۱	×	×	۲۶	خیرپور	۱۲	۵	۵
۷	راولپنڈی	۱۳	۵	۲۳	۲۷	سکھر	۵	۱	۱
۸	کیمبل پور	۲	۳	۳	۲۸	جیکب آباد	۳	۱	۲
۹	جہلم	۱۲	۴	۶	۲۹	لاڑکانہ	۹	۳	۴
۱۰	گجرات	۲۹	۱۱	۱۳	۳۰	نواب شاہ	۲۲	۶	۷
۱۱	سرگودھا	۶۴	۴۴	۶۱	۳۱	حیدرآباد	۲۵	۳	۵
۱۲	جھنگ	۲۵	۴	۴	۳۲	سانگھڑ	۶	۲	۲
۱۳	میانوالی	۸	۵	۸	۳۳	دادو	۳	×	×
۱۴	لائلپور	۸۰	۳۰	۴۱	۳۴	تھرپارکر	۲۴	۱۹	۲۰
۱۵	لاہور	۳۰	۱۷	۲۷	۳۵	کوئٹہ	۳	×	×
۱۶	سیالکوٹ	۷۸	۳۲	۴۶	۳۶	کراچی	۸	۷	۱۱
۱۷	گوجرانوالہ	۳۵	۱۴	۲۱	۳۷	میرپور آزاد کشمیر	۱۱	۳	۳
۱۸	شیخوپورہ	۵۶	۱۷	۲۲	۳۸	مظفر آباد "	۳	×	×
۱۹	ملتان	۳۰	۷	۸	۳۹	ربوہ	۱	۱	۴۰
۲۰	ساہیوال	۲۵	۱۳	۱۹		میزان کل	۷۲۹	۲۹۶	۴۴۸

بیسویں سالانہ تربیتی کلاس میں نمائندگی کا مجلس وار گوشوارہ

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
	ضلع پشاور		۱۵	چکوال	۱	۳۴	۳۲ جنوبی	۱
۱	نوشہرہ	۱	۱۶	محمود آباد	۲	۳۵	۹۹ شمالی	۱
۲	پبی	۱	۱۷	کالا گوجراں	۱	۳۶	۳۵ جنوبی	۱
۳	بازید خیل	۱		ضلع کیمبل پور		۳۷	تخت ہزارہ	۱
	ضلع مردان		۱۸	کیمبل پور	۱	۳۸	۴۰ جنوبی	۱
۴	مردان	۲	۱۹	پنجند	۱	۳۹	۳۸ جنوبی	۱
	ضلع ہزارہ		۲۰	پنڈی گھیپ	۱	۴۰	۱۷ جنوبی	۱
۵	ایبٹ آباد	۲		ضلع گجرات		۴۱	۹ شمالی پنیار	۵
۶	داتہ	۱	۲۱	کھاریاں	۱	۴۲	خوشاب	۳
۷	ہری پور	۱	۲۲	گولیکی	۱	۴۳	۹۸ شمالی	۱
	ضلع کوہاٹ		۲۳	ککرالی	۱	۴۴	روڈہ	۱
۸	کوہاٹ	۱	۲۴	چک سکندر	۱	۴۵	۱۱۶ جنوبی	۱
	ضلع ڈیرہ اسماعیل خان	×	۲۵	دیونا ماجرہ	۱	۴۶	۲۷ جنوبی	۱
	ضلع بنوں	×	۲۶	لنگے	۱	۴۷	کوٹ مومن	۳
	ضلع راولپنڈی		۲۷	شادیوال	۱	۴۸	بھان امید علی وڑک	۱
۹	مسجد نور راولپنڈی	۸	۲۸	دھیر کے کلاں	۱	۴۹	ادرحمہ	۱
۱۰	راولپنڈی صدر	۶	۲۹	لالہ موسیٰ	۲	۵۰	۱۲۴ جنوبی	۲
۱۱	گوجر خان	۳	۳۰	کنجاہ	۲	۵۱	مجوکہ	۲
۱۲	واہ کینٹ	۳	۳۱	اسماعیلہ	۱	۵۲	۷۹ شمالی	۱
۱۳	اسلام آباد	۳		ضلع سرگودھا		۵۳	۸۷ شمالی	۱
	ضلع جہلم		۳۲	سرگودھا	۲	۵۴	۸۱ جنوبی	۱
۱۴	جہلم	۲	۳۳	بھیرہ	۱	۵۵	۴۳ جنوبی	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۵۶	۱۶۸ شمالی منگلا	۱
۵۷	۱۵۲ شمالی	۲
۵۸	۹۴ جنوبی	۱
۵۹	ٹھٹھ جوئیہ	۳
۶۰	۶۴ شمالی	۱
۶۱	بھابڑہ	۱
۶۲	سرگودھا چھاؤنی	۱
۶۳	ہجکہ	۱
۶۴	۶۲ جنوبی	۱
۶۵	چاہ سرداروالا	۳
۶۶	چاہ جوگی	۱
۶۷	دھول بالا	۱
۶۸	حویلی مجوکہ	۲
۶۹	کھائی کلاں	۱
۷۰	۳۲ جنوبی	۱
۷۱	ساہیوال	۱
۷۲	رکھ چراگاہ بھیرہ	۱
۷۳	میانی	۱
۷۴	مڈھ رانجھا	۱
۷۵	عمر آباد	۲
	ضلع جھنگ	
۷۶	جھنگ صدر	۱
۷۷	چنیوٹ	۱
۷۸	چند بھروانہ	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۷۹	جھنگ شہر	۱
	ضلع میانوالی	
۸۰	میانوالی	۳
۸۱	بھکر	۱
۸۲	داؤد خیل	۱
۸۳	۷۰- ایم-ایل	۲
۸۴	۱۵- ڈی-بی	۱
	ضلع لائل پور	
۸۵	لائل پور	۶
۸۶	۱۲۱ گوکھووال	۲
۸۷	چک جھمرہ	۱
۸۸	۵۶۵ گ ب	۱
۸۹	گوجرہ	۱
۹۰	۴۳۳ ج-ب	۱
۹۱	جڑانوالہ	۱
۹۲	۸۹ ج-ب رتن	۱
۹۳	۸۴ ج-ب سرشمیر روڈ	۱
۹۴	۹۶ گ-ب صریح	۲
۹۵	۵۵۹ گ-ب	۱
۹۶	۲۱۹ ر-ب گنڈا سنگھ	۱
۹۷	۲۷۸ گ-ب شیرکا	۱
۹۸	۱۹۴ لاٹھیانوالہ	۱
۹۹	۶۴۲ ٹھٹھہ کالو	۱
۱۰۰	۶۹ ر-ب گھسیٹ پور	۴

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۱۰۱	۲۰۹ لودھی ننگل	۱
۱۰۲	۵۲۸ مانو پور	۱
۱۰۳	۵۲ گ-ب	۱
۱۰۴	۹۶ ج-ب	۱
۱۰۵	۲۶۶ ر-ب کھڑیانوالہ	۲
۱۰۶	۶۱ ج-ب دھروڑ	۱
۱۰۷	۲۶۱ ر-ب	۱
۱۰۸	۲۶ ج-ب	۱
۱۰۹	۲۰۸ گ-ب	۱
۱۱۰	۱۲۵ ر-ب	۱
۱۱۱	۱۰۸ ر-ب چوہڑی والا	۱
۱۱۲	۶۰ ج-ب شہباز پور	۱
۱۱۳	۵۰ ج-ب سٹھیالہ	۱
۱۱۴	۳۳ ج-ب	۱
	ضلع لاہور	
۱۱۵	اسلامیہ پارک	۱
۱۱۶	دارالذکر	۴
۱۱۷	ماڈل ٹاؤن	۵
۱۱۸	مغلپورہ	۱
۱۱۹	قصور	۲
۱۲۰	ہانڈو	۱
۱۲۱	پتوکی	۲
۱۲۲	کماس	۱
۱۲۳	بھلیر	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان	نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۱۲۴	شمس آباد	۱	۱۴۷	کوٹ آغا	۱	۱۷۰	مانگٹ اونچے	۲
۱۲۵	سانگرہ	۱	۱۴۸	پنڈی بھاگو	۲	۱۷۱	تلونڈی کھجوروالی	۱
۱۲۶	شاہدرہ ٹاؤن	۱	۱۴۹	لدھڑ کرم سنگھ	۱	۱۷۲	چک چٹھہ	۱
۱۲۷	باٹا پور	۱	۱۵۰	ڈھپئی	۱	۱۷۳	پیرکوٹ ثانی	۱
۱۲۸	دھوپ سڑی	۱	۱۵۱	رائے پور	۱	۱۷۴	قیام پور ورکاں	۲
۱۲۹	جوڑا	۱	۱۵۲	میانوالی خانانوالی	۱	۱۷۵	گرمولا ورکاں	۲
۱۳۰	شاہدرہ فیکٹری	۱	۱۵۳	نشتر آباد	۱	۱۷۶	نوشہرہ ورکاں	۱
۱۳۱	کھڈیاں	۲	۱۵۴	گھٹیالیاں خورد	۱	۱۷۷	سادھوکے	۱
	ضلع سیالکوٹ		۱۵۵	کوٹلی نتھو ملہی	۱		ضلع شیخوپورہ	
۱۳۲	سیالکوٹ	۵	۱۵۶	گوئندکے	۱	۱۷۸	شیخوپورہ	۳
۱۳۳	ڈسکہ	۳	۱۵۷	دھدو بسرا	۱	۱۷۹	ننکانہ صاحب	۱
۱۳۴	بھڈال	۱	۱۵۸	چوینگور	۱	۱۸۰	چوہڑکانہ	۱
۱۳۵	چونڈہ	۲	۱۵۹	کوٹ کوڑا لدھڑ	۱	۱۸۱	۳۳-ر-ب دھاڑووالی	۱
۱۳۶	کوٹ کرم بخش	۱	۱۶۰	کوٹ کوڑا ترسی	۱	۱۸۲	۱۶۹-ر-ب گرمولا	۱
۱۳۷	دانہ زید کا	۱	۱۶۱	میانوالی سندھواں	۱	۱۸۳	کوتو	۱
۱۳۸	گھٹیالیاں کلاں	۲	۱۶۲	اونچہ ججہ	۱	۱۸۴	چک ۶۹ نواں کوٹ	۱
۱۳۹	بدوملہی	۲	۱۶۳	سیان سیالکوٹ	۱	۱۸۵	کوٹ سوندھا	۱
۱۴۰	قلعہ صوبہ سنگھ	۱		ضلع گوجرانوالہ		۱۸۶	کلسیّاں	۲
۱۴۱	چندر کے منگولے	۱	۱۶۴	گوجرانوالہ	۲	۱۸۷	گُجر	۱
۱۴۲	بھڑتانوالہ	۱	۱۶۵	ترگڑی	۱	۱۸۸	کوٹ رحمت خان	۱
۱۴۳	رلیوکے	۴	۱۶۶	حافظ آباد	۲	۱۸۹	جھنگڑ حاکم والا	۳
۱۴۴	ڈنڈیپور کھرولیاں	۲	۱۶۷	وزیر آباد	۱	۱۹۰	چک ۱۴۱ پنیسیاں	۱
۱۴۵	ڈگری گھمناں	۱	۱۶۸	تلونڈی راہوالی	۲	۱۹۱	رنگڑ ننگل	۱
۱۴۶	مالوکے بھگت	۱	۱۶۹	مدرسہ چٹھہ	۲	۱۹۲	کالیہ	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۱۹۳	ڈیرہ داد پوترے	۱
۱۹۴	ساہووالہ	۱
	ضلع ملتان	
۱۹۵	ملتان	۱
۱۹۶	لودھراں	۱
۱۹۷	خانیوال	۱
۱۹۸	حسن پور	۱
۱۹۹	کوٹھے والا	۱
۲۰۰	کبیر والا	۱
۲۰۱	علی پور	۲
	ضلع ساہیوال	
۲۰۲	ساہیوال	۲
۲۰۳	اوکاڑہ	۲
۲۰۴	عارف والا	۲
۲۰۵	چک ۲۲۵ E.B	۲
۲۰۶	صدر گوگیرہ	۱
۲۰۷	چک ۳۰/11-L	۱
۲۰۸	چک ۳۶۳ E.B	۱
۲۰۹	پاک پتن	۱
۲۱۰	چک ۱۴۷/9-L	۲
۲۱۱	قبولہ	۲
۲۱۲	چک ۳۷۳ E.B	۱
۲۱۳	چک ۱۱۶/12-L	۱
۲۱۴	چک ۹۰/12-L	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
	ضلع مظفر گڑھ	
۲۱۵	مظفر گڑھ	۱
۲۱۶	علی پور گھلواں	۱
۲۱۷	شہر سلطان	۱
۲۱۸	چک ۱۳۰/T.D.A	۱
۲۱۹	چک ۳۷۵/T.D.A	۱
۲۲۰	چک ۱۵۹/T.D.A	۱
۲۲۱	چک ۴۵۵/T.D.A	۱
۲۲۲	چوک منڈا	۱
	ضلع ڈیرہ غازیخان	
۲۲۳	ڈیرہ غازیخان	۳
۲۲۴	راجن پور	۱
۲۲۵	بستی سمدانی	۱
	ضلع بہاولپور	
۲۲۶	بہاولپور	۲
۲۲۷	بستی شکرانی	۱
۲۲۸	۸۴ فتح	۱
۲۲۹	۱۸۳ مراد	۱
۲۳۰	منڈی یزمان	۱
۲۳۱	۱۹۲ مراد	۱
۲۳۲	۲۳-ڈی-این-بی	۱
۲۳۳	اوچ شریف	۲
	ضلع بہاولنگر	
۲۳۴	بہاولنگر	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۲۳۵	۱۶۸ مراد	۲
۲۳۶	۱۶۹ 7-R	۱
۲۳۷	چک ۱۰۳/6-R	۱
۲۳۸	چک ۱۱۱/6-R	۱
	ضلع رحیم یارخان	
۲۳۹	رحیم یارخان	۱
۲۴۰	جھول	۱
۲۴۱	خانپور	۱
۲۴۲	۲۳ N-P فیروزہ	۱
۲۴۳	ڈھنڈی	۱
۲۴۴	چک ۱۳۲/P	۱
۲۴۵	صادق آباد	۱
	ضلع خیرپور	
۲۴۶	گوٹھ غلام محمد	۱
۲۴۷	جمال پور	۱
۲۴۸	گوٹھ سیٹھ محمد صادق	۱
۲۴۹	گوٹھ احمد آباد	۱
۲۵۰	گوٹھ سلطان علی	۱
	ضلع سکھر	
۲۵۱	روہڑی	۱
	ضلع جیکب آباد	
۲۵۲	جیکب آباد	۲
	ضلع لاڑکانہ	
۲۵۳	انور آباد	۲

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۲۵۴	کھنڈو	۱
۲۵۵	گڑگنج	۱
	ضلع نواب شاہ	
۲۵۶	نواب شاہ	۲
۲۵۷	باندھی	۱
۲۵۸	گوٹھ امام بخش	۱
۲۵۹	قمر آباد	۱
۲۶۰	۲۱- ددھ	۱
۲۶۱	قاضی احمد	۱
	ضلع حیدر آباد	
۲۶۲	حیدر آباد	۳
۲۶۳	بشیر آباد اسٹیٹ	۱
۲۶۴	ظفر آباد لابینی	۱
	ضلع سانگھڑ	
۲۶۵	سانگھڑ	۱
۲۶۶	گوٹھ احمد پور	۱
	ضلع تھرپارکر	
۲۶۷	میرپور خاص	۱
۲۶۸	جیمس آباد	۱
۲۶۹	چک ۱۵۱	۱
۲۷۰	نوکوٹ شہر	۱
۲۷۱	نورنگر اسٹیٹ	۱
۲۷۲	محمد آباد اسٹیٹ	۱
۲۷۳	احمد آباد	۱

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۲۷۴	بیمر روڈ	۱
۲۷۵	گزی	۱
۲۷۶	ناصر آباد اسٹیٹ	۱
۲۷۷	کریم نگر فارم	۱
۲۷۸	پھیرو چیچی	۱
۲۷۹	گوٹھ احمدیہ	۱
۲۸۰	شریف آباد	۱
۲۸۱	گوٹھ سیٹھ عزیز احمد	۱
۲۸۲	مصطفیٰ فارم	۱
۲۸۳	اسلام پور بھٹیاں	۱
۲۸۴	نفیس نگر فارم	۱
۲۸۵	طارق آباد	۲
	ضلع کوئٹہ	×
	ضلع کراچی	
۲۸۶	کراچی صدر	۳

نمبر شمار	نام مجلس	تعداد نمائندگان
۲۸۷	ناظم آباد	۱
۲۸۸	عزیز آباد	۳
۲۸۹	ڈرگ روڈ	۱
۲۹۰	کورنگی ٹاؤن	۱
۲۹۱	سوسائٹی	۱
۲۹۲	مارٹن روڈ	۱
	ضلع میرپور آزاد کشمیر	
۲۹۳	کوٹلی	۱
۲۹۴	بھابڑہ	۱
۲۹۵	میرابھڑ کا (جماعت مہاجرین)	۱
	ضلع مظفر آباد آزاد کشمیر	×
۲۹۶	ربوہ	۴۰

تربیتی کلاسز میں نمائندگی کا پانچسالہ گوشوارہ

سال	نمائندگی مجالس	تعداد نمائندگان
۱۳۴۸ ہش / ۱۹۶۹ء	۱۷۰	۳۵۰
۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء	۱۳۹	۲۱۷
۱۳۵۰ ہش / ۱۹۷۱ء	۲۶۳	۴۲۸
۱۳۵۱ ہش / ۱۹۷۲ء	۲۹۷	۴۷۴
۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء	۲۹۶	۴۴۸

مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ چھاؤنی

یک روزہ تربیتی کلاس :-

مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ چھاؤنی کی یکروزہ تربیتی کلاس مورخہ ۶ اپریل بعد نماز جمعہ زیر صدارت جناب مرزا عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ نائب امیر جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی شروع ہوئی۔

کلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا جو جاوید اسلم چوہدری صاحب نے کی۔ اس کے بعد شہزاد احمد صاحب برمی ناظم اطفال مجلس نوشہرہ چھاؤنی نے خدام سے اُن کا عہد دُہرایا۔ عہد دُہرانے کے بعد جناب فلاح الدین صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظم "نونہالانِ جماعت" نہایت خوش الحانی سے سنائی۔ اس کے بعد معتمد مقامی خاکسار مرزا مبارک احمد نے اس اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد خدام اور اطفال کو اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے ہمیشہ کوشاں رہنے اور قربانی دینے اور سلسلہ کے متعلق معلومات و واقفیت اور اختلافی مسائل پر عبور حاصل کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ خاکسار نے خدام اور اطفال کو بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی بخصوصاً نماز باجماعت کی اہمیت اور "خالد" کی خریداری اور قلمی تعاون پر زور دیا۔

اس کلاس میں ہر موضوع کے لئے دو خدام یا دو اطفال مقرر کئے گئے۔ اور ہر مقرر سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنے موضوع کے سلسلہ میں صرف ایک دلیل یا اہمیت بیان کرے تا کہ خدام اور اطفال اس کو اچھی طرح ذہن نشین کر سکیں۔ موضوع مندرجہ ذیل تھے :-

(۱) صداقت حضرت مسیح موعودؑ۔
(۲) وفاتِ مسیحؑ۔
(۳) جماعت کی ذیلی تنظیموں کے مقاصد اور ان کی ذمہ داریاں۔
(۴) مجلس کے آداب۔
(۵) خلافت کی ضرورت۔
(۶) خدمتِ خلق۔

اجلاس کے آخر میں صاحب صدر نے دعا کرائی۔

دوسرا اجلاس بعد نماز مغرب زیر صدارت مرزا عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ نائب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا جس میں اچھی پوزیشن حاصل کرنیوالے خدام، اطفال اور انصار کو انعامات دیئے گئے۔ دعا پر یہ کلاس اختتام پذیر ہوئی۔ (قائم مقام معتمد مجلس نوشہرہ چھاؤنی)

مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور

فٹ بال میچ

مورخہ ۹ مارچ بروز جمعہ حلقہ کینال کالونی میں پانچ بجے شام فٹ بال کا میچ منعقد ہوا۔ ایک ٹیم کی قیادت مکرم قائد صاحب مقامی نے کی اور دوسری ٹیم کی قیادت مکرم قائد صاحب ضلع نے کی کھیل شروع ہوا تو دونوں ٹیموں نے ایک دوسرے کے گول پر حملے کرنے شروع کر دیئے۔ مقامی قائد صاحب کی ٹیم نے دوسری ٹیم کے گول پر کافی حملے کئے لیکن قائد صاحب ضلع نے جو بیک پر کھیل رہے تھے اُن کے ہر حملے کو ناکام بنا دیا اور قائد صاحب مقامی کی ٹیم پر دو گول ہوگئے مجموعی طور پر کھیل بڑا دلچسپ رہا۔

مقابلہ بیس میل سائیکل ریس

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور نے ایک سائیکل ریس کا پروگرام بنایا۔ فیصلہ یہ ہوا کہ بہاولپور سے سمہ سٹہ جو کہ یہاں سے ۱۰ میل کے فاصلے پر ہے جا کر واپس آیا جائے چنانچہ ۱۲ اپریل کو صبح ۷ بجے قائد صاحب مقامی سمیت گیارہ خدام فوارہ چوک پر اکٹھے ہوگئے۔ سات بجکر بیس منٹ پر تمام خدام یہاں سے روانہ ہوئے ایک انصار بزرگ سے اس سلسلہ میں تعاون حاصل کیا گیا۔ جب تمام خدام یہاں سے روانہ ہوگئے تو وہ موٹر سائیکل پر سمہ سٹہ پہنچ گئے تاکہ خدام کی واپسی کی نگرانی ہو سکے۔ سمہ سٹہ سے تمام خدام کو واپس روانہ کر کے وہ پھر اوّل، دوم، سوم کا فیصلہ کرنے کیلئے بہاولپور پہنچ گئے۔ اس مقابلہ میں محمد اکرام صاحب اوّل، بشیر احمد صاحب دوم اور افضال احمد صاحب قائد ضلع بہاولپور سوم آئے۔ اوّل آنے والے خادم نے یہ فاصلہ ایک گھنٹہ پندرہ منٹ میں طے کیا۔ اس مقابلہ کی قابل ذکر بات یہ ہے کہ ایک خادم نے جو مسلسل پندرہ برس سے سکوٹر چلا رہے تھے اس مقابلہ میں شرکت کی۔ گو وہ سب سے پیچھے رہ گئے لیکن جب سکوٹر پر ایک دوست انہیں لینے کیلئے گئے تو انہوں نے سکوٹر پر بیٹھنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ میں سائیکل پر ہی آؤں گا۔

اللہ تعالیٰ آئندہ بھی حضور کے ارشاد پر عمل کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور)